129

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 9۔ جون 2006

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات (محکمہ جات آبکاری و محصولات، امور پرورش حیوانات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)

i۔ مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج مصدرہ 2006

ii۔ مسودہ قانون نظر ثانی طبی سہولیات عوامی نمائندگان پنجاب مصدرہ 2006

iii۔ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2006

iv۔ مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2006

v۔ مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006

vi۔ ہنگامی قانون (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2006

vii۔ ہنگامی قانون (ترمیم) تحفظ صارفین پنجاب مجریہ 2006

viii۔ ہنگامی قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مجریہ 2006

ix۔ ہنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2006

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

i۔ بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2004

ii۔ پالیسی کے اصولوں پر پابندی اور ان پر عملدرآمد کی سالانہ رپورٹ سال 2004

8۔جون2006کے ایجنڈا کی بقیہ کارروائی

آئینی قرارداد

مسودہ قانون ایمرجنسی سروس پنجاب مصدرہ2005

131

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9۔جون2006

(یوم الجمع،12۔جمادی الاول1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر5منٹ پرزیرصدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝9 فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝10

سورة الجُمُعَة آیات 9تا10

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور خرید و فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے o پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ o

وما علینا الا البلاغ o

پوائنٹ آف آرڈر
صحافیوں پر تشدد کے حوالے سے حکومتی کارروائی سے ایوان کو آگاہ کرنے کا مطالبہ

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ چاہوں گا کہ کل صحافیوں پر تشدد اور ہلاکت سے متعلق معاملہ یہاں discuss ہوا تھا تو اس پر لاء منسٹر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ جو مفصل ایکشن ہوا ہے یا جو گورنمنٹ اس بارے میں کرنا چاہتی ہے اس کے بارے میں وہ کل ایوان کو آگاہ کریں گے۔ میری یہ گزارش ہے کہ وقفہ سوالات شروع کرنے سے پہلے اس پر بات کر لی جائے کیونکہ پھر اس طرح کا ٹائم وقفہ سوالات سے منہا ہوتا ہے تو پھر کافی سوالات رہ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رات نو بجے اجلاس ختم ہوا ہے۔ میں نے آج صبح ڈی پی او لاہور سے رابطہ کر کے کہا ہے اور پریس گیلری کے بھائیوں سے بھی اس سلسلے میں co-ordinate کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ آج کسی وقت ہم آپس میں بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالیں گے اور ان کے grievances سنیں گے اور جس چیز کا انہوں نے کل مطالبہ ہمارے وزراء صاحبان کے سامنے کیا تھا اس پر بھی بات کریں گے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس مسئلے کی طرف کل انہوں نے نشاندہی کی تھی اور جو اپنے grievances بتائے تھے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تسلی کے مطابق اس مسئلے کو حل کیا جائے گا اور جن افسران کے خلاف انہوں نے کارروائی کی بات کی ہے ایک دفعہ بالمشافہ انتظامیہ کے ساتھ بیٹھ کر بات ہو جائے پھر اس مسئلے کا حل نکل آئے گا لیکن رات نو بجے اجلاس ختم ہوا تھا اور آج صبح نو بجے سے میں اسمبلی میں موجود ہوں۔ آج کسی وقت بھی ہم آپس میں بیٹھ جائیں گے، میں پریس گیلری کے عہدیداران سے رابطہ کروں گا اور آج ہی انشاء اللہ اس مسئلے کا حل نکالیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کل راجہ بشارت صاحب نے اس floor پر یہ بات کہی تھی کہ صحافیوں کے ساتھ میری بات ہو گئی ہے اور جو ہمارے دائرہ اختیار میں ہے اور جو ہم کر سکتے ہیں وہ ضرور کریں گے۔ کرنا کیا ہے کہ جن لوگوں نے صحافیوں پر بے جا تشدد کیا ہے ان کے خلاف یہ پرچے درج کریں، ان کو پکڑیں، ان کو معطل کریں، بس پنجاب گورنمنٹ نے اور کرنا کیا ہے؟ یہ اتنا سارا ریلیف ان لوگوں کے لئے جو ہماری بات کرتے ہیں، اس ملک کے غریبوں کی بات کرتے ہیں اور اس ملک کے مفادات کی بات کرتے ہیں، ان کو مارنے والوں کے خلاف کم از کم اتنی تو کارروائی ہونی چاہئے۔ آج اس floor پر راجہ بشارت صاحب کہیں کہ ہم نے ان کو معطل کر دیا ہے اور ان کے خلاف پرچہ درج کر دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بگو صاحب! چونکہ اجلاس ابھی شروع ہوا ہے اور لاء منسٹر صاحب نے ابھی کہا ہے کہ وہ ان کو بلا رہے ہیں اور ان سے بات چیت کریں گے اور اس کے بارے میں آپ کو اسی سیشن کے دوران آگاہ کر دیں گے۔ اگر آج نہیں تو پیر کو آگاہ کر دیں گے کہ انہوں نے ایکشن لے لیا ہے لیکن آج انہیں بات تو کرنے دیں کیونکہ کل ہی ان کے علم میں یہ بات آئی ہے۔ لا محالہ ان کو ایک دن دیں کیونکہ وہ ان کو بھی بلا رہے ہیں اور صحافیوں کو بھی بلائیں گے پھر جو فیصلہ ہو گا وہ ہاؤس کو پیر والے دن آگاہ کر دیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں تجویز ہے کہ ایک تو لاء منسٹر صاحب کوئی ٹائم بتا دیں کہ آج یہ کتنے بجے میٹنگ کرنا چاہتے ہیں اور اس میٹنگ میں ہماری اپوزیشن کی طرف سے بھی ایک دو ممبران کو شامل کر لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آج تین بجے کا وقت رکھ لیتے ہیں اس وقت ہم آپس میں مل بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

سوالات

(محکمہ جات آبکاری ومحصولات،امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بعداز نماز جمعہ بات ہو جائے گی۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتاہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات آبکاری و محصولات،امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 4233 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

ماڈل ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں شراب کے پرمٹ ہولڈرز کی تفصیل

*4233۔ **سید احسان اللہ وقاص**: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ماڈل ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن کے کن افراد کو کتنے یونٹس ماہانہ پر شراب حاصل کرنے کے لئے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ان کے مکمل کوائف مع ماہانہ آمدنی بیان کئے جائیں؟

(ب) جن افراد کو شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ان کی طرف سے فراہم کردہ ماہانہ آمدنی کی تصدیق کے لئے کیاطریق کار اختیار کیا جاتاہے اور شراب کے منظور شدہ یونٹس کے تعین کا کیاطریق کار ہے؟

(ج) محکمہ اس کا کیااہتمام کرتاہے کہ جن افراد کے لئے شراب کا پرمٹ منظور کیا گیاہے وہ اسے دوبارہ فروخت نہ کریں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ محکمہ کی متعلقہ برانچ کے افسران نہایت غریب اور مفلوک الحال مسیحی برادری کے افراد کے نام استعمال کرکے ملی بھگت سے شراب کے پرمٹ جاری کرتے ہیں اور بعد میں پرمٹ پر حاصل کردہ شراب دوبارہ بھاری منافع حاصل کرکے فروخت کردی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ماڈل ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن میں جن افراد کو شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ان کے مکمل کوائف جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ شراب کے پرمٹ دو قسم کے ہیں:۔

1۔ PR-I غیر مسلم پاکستانی شہریوں کو جاری کیا جاتا ہے جن کی عمر 21 سال سے کم نہ ہو۔

2۔ PR-II غیر مسلم غیر ملکی شہریوں کو جاری کیا جاتا ہے جن کے پاس valid پاسپورٹ ہوتا ہے۔ Under Rule12 Prohibition (Enforcement of Hadd) Ordinance 1979 کے تحت جاری کئے جاتے ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے PR-I,II (پرمٹ جاری کرنے کا طریق کار یہ ہے کہ ایک فارم پر درخواست دہندہ اپنی ماہانہ آمدن اور دیگر کوائف تحریر کرتا ہے۔اس کی ماہانہ آمدن کی تصدیق محکمہ کے جاری کردہ ہدایات نمبری 1036-90/376-Ex(P)III مورخہ 26-05-1990 کے مطابق کی جاتی ہے، جس کے مطابق درخواست دہندہ اپنی آمدن کے بارے میں Income Tax Certificate یا کوئی تحریری ثبوت مہیا کرتا ہے اور محکمہ ان کی آمدن کے مطابق اس کو یونٹس جاری کرتا ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ چھ یونٹس ماہانہ ہوتے ہیں۔

(ج) اس بارے میں پرمٹ ہولڈر اس امر کا پابند ہے کہ وہ ذاتی استعمال کے لئے خرید کردہ شراب کو کسی دوسرے فرد کو فروخت یا تحفہ نہ دے سکتا ہے،اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا پرمٹ قابل منسوخی ہے اور فروخت کنندہ اور خریدار دونوں Prohibition Order کے تحت قابل مواخذہ ہیں۔ محکمہ کے علم میں ایسا کوئی واقعہ آنے کی صورت میں قانون شکن افراد کے خلاف مقدمہ قائم کیا جاتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! جز (الف) میں، میں نے یہ درخواست کی تھی کہ ماڈل ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن کے کن افراد کو کتنے یونٹس ماہانہ پر شراب حاصل کرنے کے لئے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ان کے مکمل کوائف مع ماہانہ آمدنی بیان کئے جائیں۔اس جز کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ماڈل ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن میں جن افراد کو شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ان کے مکمل کوائف جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ مجھے جو فہرست دی گئی ہے اس

میں کوئی کوائف موجود نہیں ہیں۔اسی طرح میں نے جز(د) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی متعلقہ برانچ کے افسران نہایت غریب اور مفلوک الحال مسیحی برادری کے افراد کے نام استعمال کر کے ملی بھگت سے شراب کے پرمٹ جاری کرتے ہیں اور بعد میں پرمٹ پر حاصل کردہ شراب دوبارہ بھاری منافع حاصل کر کے فروخت کر دی جاتی ہے۔اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ میں وزیر موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ چلیں، میں ان کو دکھاتا ہوں کہ کہاں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ جو بیچارے سویپرز ہیں، غریب اور مفلوک الحال ہیں وہ اپنی روٹی نہیں خرید سکتے شراب کہاں سے خریدیں گے؟ ان کے نام پر پرمٹ لئے ہوئے ہیں اور کھلے عام وہاں پر شراب فروخت ہوتی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ درست نہ ہے۔ یہ ڈھٹائی کے ساتھ غلط جواب ہمیں دے دیا گیا ہے۔ایک تو مجھے فہرست فراہم کریں تاکہ میں دیکھوں کہ کون سے اتنے دولت مند مسیحی افراد ہیں، ہمارے حلقے میں مسیحی رہتے ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ بیچارے دوپہر کی روٹی کھاتے ہیں تو رات کی روٹی کے پیسے ان کے پاس نہیں ہوتے۔ وہاں پر گاڑیوں کی قطاریں لگی ہوتی ہیں اور لوگ شراب خرید رہے ہوتے ہیں۔ اس کی فہرست کیوں نہیں فراہم کی گئی اس کے بارے میں ذرا منسٹر صاحب بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر ایکسائز!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! جہاں تک فہرست کا تعلق ہے محکمہ نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو جمع کروا دی ہے۔ میرے پاس اس کی کاپی ہے میں ان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں لیکن مختصراً یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے پوچھا ہے کہ ماڈل ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن میں کتنے افراد کو شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں، ماڈل ٹاؤن میں 56 اور علامہ اقبال ٹاؤن میں 51 افراد کو یہ پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ جہاں تک ان کا یہ کہنا ہے کہ وہ کس حالت میں رہ رہے ہیں اور انہوں نے لفظ ڈھٹائی کا استعمال کیا تو میں یہ عرض کروں گا کہ وہ بھی اپنے ظالمانہ رویے پر تھوڑی سی نظر ثانی کرتے ہوئے قوانین کو تفصیل کے ساتھ پڑھ کر آئیں۔ حدود آرڈیننس کو پڑھیں، رولز کو پڑھیں، پالیسی کو پڑھیں اس کے بعد ان کو سوال کرنے میں آسانی ہو گی۔ میرے خیال میں ایک legislator کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پاس یہ تمام knowledge ہونا چاہئے۔ جہاں تک محکمے میں خرابی کا تعلق ہے اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ پر کوئی بھی ہمارا اہلکار اس میں ملوث ہے وہ جہاں، کہیں جس جگہ کہیں میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں اور فوری طور پر سخت ترین

ایکشن لینے کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس ہاؤس میں پچھلے ساڑھے تین سال میں متعدد بار اس بات پر بحث ہو چکی ہے کہ کیا شراب مسیحی برادری کے لئے بھی حلال ہے اور یہاں پر ہمارے فاضل ممبران جن کا تعلق اقلیت سے ہے، ایک دفعہ جوزف حاکم دین یہاں پر کتاب انجیل لے کر آ گئے تھے اور انہوں نے کتاب انجیل کو لہلہا کر کہا تھا کہ اس انجیل میں کوئی ثابت کر دے کہ مسیحیوں کے لئے شراب حلال ہے تو ہم انہیں انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کسی مذہب کے لئے، مسلمانوں کے لئے، عیسائیوں کے لئے حلال نہیں ہے تو پھر یہ پرمٹ کیوں allow کرتے ہیں، کیوں اس اسلامی مملکت میں جس کا آئین یہ کہتا ہے کہ اسلام سے ہٹ کر کوئی قانون یہاں پر نہیں بنایا جا سکتا اور یہ ڈھٹائی کے ساتھ کہتے ہیں کہ شراب کے پرمٹ عیسائیوں کو دیتے ہیں۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ آئین کی پاسداری کرتے ہوئے، قرارداد مقاصد کی پاسداری کرتے ہوئے جو پرمٹ عیسائی بھائیوں کو دیتے ہیں کیا یہ پرمٹ منسوخ کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس کے لئے کوئی قوانین بنانے کے لئے تیار ہیں؟ یہ بتادیں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! جہاں تک آئین کا تعلق ہے تو اس کی پالیسی کے اندر واضح طور پر کہا گیا ہے کہ minorities کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور یہ جو قانون بنا ہے یہ غیر مسلموں کے لئے بنا ہے۔ اگر عیسائی بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ exclusively ان کے لئے قانون بنایا گیا ہے تو یہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ یہ تمام غیر مسلموں کے لئے ہے اور دوسرا یہ اختیاری فعل ہے، اگر کوئی چیز مانگتا ہے تو اس کو ملتی ہے۔ محکمہ ایکسائز یا حکومت پنجاب ان کے گھروں تک اس کی ترسیل کا اہتمام نہیں کرتی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! سوال کے جواب جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ ایک فارم پُر کروایا جاتا ہے اس میں درخواست دہندہ کی انکم اور دیگر کوائف لئے جاتے ہیں اور اس کے بعد پرمٹ allow کیا جاتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس پرمٹ کو جاری کرنے کے لئے ماہانہ انکم کی حد کیا ہے اور یہ جو چھ یونٹس کا ذکر کیا گیا ہے ان چھ یونٹس کی اس وقت قیمت کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! اگر کسی کی آمدن -/1500 روپے ہو تو اس کو ایک یونٹ دیا جاتا ہے، -/2500 روپے کی انکم پر دو یونٹس اور -/3500 روپے کی انکم پر تین یونٹس، اسی طرح

سے چھ ہزار سے زیادہ آمدن ہو تو چھ یونٹس دیئے جاتے ہیں۔یہ رولز پنجاب گورنمنٹ نے خود بنائے ہیں۔جو اصل قانون ہے اس میں اس قسم کی کوئی قدغن نہیں ہے۔اس کے بعد جہاں تک قیمت کا تعلق ہے تو شراب کی مختلف اقسام ہیں،بیئر کی قیمت -/73 روپے ہے،جہاں تک مہنگی شرابیں ہیں جیسے وہسکی، وڈکا وغیرہ-/454 روپے فی یونٹ سے لے کر-/1078 روپے فی یونٹ تک کی قیمت ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جس آدمی کی انکم دو ہزار روپے ہے وہ چھ ہزار روپے کی یہ ڈرنک کیسے خرید سکتا ہے،دوسرا یہ بتائیں کہ بیئر کے ایک یونٹ میں کتنی بوتلیں ہوتی ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! بیئر کے ایک یونٹ میں بیس بوتلیں ہوتی ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ رولز ہم نے خود بنائے ہیں۔آپ دیکھیں کہ جس آدمی کی ماہانہ انکم پندرہ سو روپے ہے تو وہ چودہ سو ساٹھ روپے کی شراب پیئے گا،یہ کس طرح سے انہوں نے رولز بنائے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ہمارے فاضل وزیر صاحب نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور میری طرح شریف آدمی ہیں۔ان کے جوابوں سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں باقی چیزوں کی طرح اس کا حصہ بھی تو ان کو پہنچنا شروع نہیں ہو گیا؟ گزارش یہ ہے کہ وزیر صاحب میرے ساتھ ابھی چلیں وہاں جا کر دیکھیں کہ لائن میں جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں وہ مفلوک الحال قسم کے لوگ ہیں اور جو بیچ رہے ہوتے ہیں وہ بے چارے شراب پینا تو کیا اس بوتل کو باہر سے چاٹ بھی نہیں سکتے،ان کی اتنی بھی حیثیت نہیں ہوتی۔یہ سارے کا سارا محکمہ مل کر شراب کا کاروبار کر رہا ہے۔ایک شریف آدمی کو آپ نے شراب کے محکمے کا وزیر بنا دیا ہے۔یہ پورا کاروبار محکمے کے زیر سایہ ہو رہا ہے وہ کرسچیئن بے چارے ہرکارے ہیں۔اس لئے میں جناب وزیر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا محکمہ تبدیل کروالیں کیونکہ بہت سارے ایسے وزیر ہیں جن کو یہ محکمہ بڑا suit کرے گا۔اگر یہ وزارت تبدیل نہیں کروا سکتے تو براہ مہربانی اس میں اصلاحات کا کام کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب نے جو سوال کیا ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مجھے اس بات سے اعتراض ہے کہ شرافت کا اور داڑھی کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات: یہ کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن میں یہ مانتا ہوں کہ شرافت کے اندر داڑھی ہے، داڑھی کے اندر شرافت نہیں ہوتی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! کسی بھی ضمنی سوال کا یہ تسلی بخش جواب نہیں دے سکے۔ اگلا ضمنی سوال جو کہ انتہائی اہم سوال ہے۔ انہوں نے last میں یہ کہا ہے کہ کوئی آدمی جو کہ پرمٹ ہولڈر ہے وہ نہ تو شراب فروخت کر سکتا ہے، نہ تحفہ دے سکتا ہے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا پرمٹ قابل منسوخ ہے۔ وزیر صاحب یہ فرمائیں کہ انہوں نے اب تک کتنے پرمٹ منسوخ کئے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! وزیر صاحب اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیں کہ کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج کروائے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! مقدمات کے حوالے سے یہ نیا سوال بنتا ہے لیکن میرے سوال کا جواب دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! جہاں تک قانون کا تعلق ہے اس میں شراب رکھنا، بیچنا ممنوع ہے۔ جیسے آپ سرخ اشارے پر گاڑی کراس نہیں کر سکتے لیکن گاڑیاں کراس ہوتی ہیں، فٹ پاتھ پر آپ گاڑیاں کھڑی نہیں کر سکتے لیکن خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اسی طرح قانون موجود ہے لیکن ہماری جو shops ہیں جو کہ فائیو سٹار ہوٹلوں میں ہیں وہاں سے جب شراب باہر چلی جاتی ہے تو اس کا تعلق ہم سے ختم ہو جاتا ہے پھر وہ پولیس کی حدود میں چلی جاتی ہے اس سلسلے میں ہمیں کوئی شکایت موصول ہوئی اور نہ ہی ہم نے کوئی مقدمہ درج کیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ اس سے متعلقہ ان کو کوئی شکایت ہی موصول نہیں ہوئی۔ ان کے اس جواب سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ محکمہ ایکسائز محکمہ شراب ہے اور اس محکمہ کی سرپرستی میں شراب کا کاروبار ہوتا ہے۔ اگر آج تک انہوں نے کسی پرمٹ ہولڈر کا لائسنس اس بنیاد پر منسوخ نہیں کیا کہ وہ شراب فروخت کرتا ہے تو پھر اس کے علاوہ کوئی دوسرا نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بدقسمتی سے ایکسائز میں شراب کا کام اس محکمہ میں آ گیا ہے ورنہ ایکسائز تو اچھا محکمہ ہے اور اگر شراب اس میں آ گئی ہے تو اس میں وزیر صاحب کا کیا قصور ہے کیونکہ اس میں

اقلیتوں کو اجازت ہے اس لئے وہ مجبور ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے جو فی یونٹ قیمت بتائی ہے کہ بیئر سب سے سستی ہے اور اس کی قیمت -/1460 روپے فی یونٹ ہے۔ یہ کم از کم ایک یونٹ کا پرمٹ allow کرتے ہیں جو کہ چھ بوتلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ وزیر صاحب کو چاہئے کہ یہ اپنے رولز میں تبدیلی لائیں اور جہاں پر انہوں نے انکم کی حد -/1500 روپے رکھی ہے وہاں پر چھ ہزار رکھیں، وہاں پر یہ شرط بھی رکھیں کہ جو آدمی انکم ٹیکس ادا کرتا ہو اس کو پرمٹ issue کریں۔ یہ رولز پنجاب گورنمنٹ نے بنائے ہیں وزیر صاحب یہ فرمائیں کہ کیا یہ ان رولز میں تبدیلی لانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ رولز غریب اور امیر کے لئے ایک ہی ہیں۔ امیر کے لئے ہوں اور غریب کے لئے نہ ہوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ اقلیتوں میں سے کوئی غریب آدمی within the range شراب لینا چاہتا ہے تو وہ اس کو کیسے روک سکتے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اگر اس آدمی کی ماہانہ انکم کے حساب سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے ایک مد رکھی ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس حساب سے لیتے ہوں، ہو سکتا ہے وہ اس سے کم لیتے ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پھر اس بات کو روکنے کے لئے یہی طریقہ ہے کہ یہ رولز میں بہتری لائیں۔ اس وقت minimum wages چار ہزار روپے ہیں۔ جو آدمی چار ہزار روپے کماتا ہے وہ بھی شراب نہیں پی سکتا۔ وہ محکمے کے ٹاؤٹ کے طور پر کام کرے گا۔ میری تجویز یہی ہے کہ ان رولز میں تبدیلی کی جائے، کیا یہ رولز میں تبدیلی کے لئے تیار ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! رانا صاحب کو شاید کوئی دشواری پیش آ رہی ہے تو میں ان کی سہولت کے لئے محکمے سے کہوں گا کہ ہم اس کو revise کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں تو شراب پیتا ہی نہیں۔ یہ اگر پیتے ہیں تو۔۔۔ کیونکہ داڑھی میں شرافت نہیں ہے بلکہ شرافت میں داڑھی ہو سکتی ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ جو کاروبار ہو رہا ہے اور محکمہ ایکسائز کاروبار کر رہا ہے اگر تو ان کو اس میں حصہ آ رہا ہے تو پھر بے شک یہ رولز میں ترمیم نہ کریں اور اگر ان کو حصہ نہیں آ رہا تو یہ کم از کم اس جواب کے بعد کہ -/1500 روپے ماہانہ انکم والے کو

پرمٹ جاری کرتے ہیں اور شراب کی کم از کم قیمت -/1460 روپے ہے تو اس کے بعد میرا خیال ہے کہ ان کو رولز revise کرنے چاہئیں جبکہ آپ نے فرمایا ہے کہ رولز آپ نے بنائے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 5544 ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ امور پرورش حیوانات کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

5544* ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات ضلع فیصل آباد میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار فراہم کی جائے۔

(ب) ویٹرنری ڈاکٹر کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری وار فراہم کی جائے۔

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر تقرری کی مجاز اتھارٹی کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل نیز کب تک خالی ویٹرنری ڈاکٹر کی اسامیاں پر کر لی جائیں گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) محکمہ امور پرورش حیوانات، فیصل آباد میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ویٹرنری ڈاکٹر کی منظور شدہ اور خالی اسامیاں، ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری وار ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں ویٹرنری ڈاکٹر کی اسامی خالی نہ ہے سیکرٹری لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے سفارش کردہ ویٹرنری ڈاکٹر کی تقرری کی مجاز اتھارٹی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں 11 ویٹرنری، 9 اسسٹنٹ کی اسامیاں خالی بتائی گئی ہیں اور یہ سوال 2004 کا ہے تو بتایا جائے کہ وہ

اسامیاں fill کر دی گئی ہیں، اگر کر دی گئی ہیں تو کب کی ہیں اور ان کا میرٹ کیا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سوال 2004 میں ہوا تھا تو اب recently میں بتانا چاہوں گا کہ فیصل آباد پنجاب کا ایک اہم ترین شہر ہے اور وہاں پر ہسپتال ٹھیک نہیں تھے اور عملہ بھی پورا نہیں تھا۔ میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے 2003 کے اندر ایک سروسز پراجیکٹ launch کیا تھا جو پہلے پائلٹ پراجیکٹ ضلع مظفر گڑھ، اوکاڑہ، جھنگ اور ساہیوال پر شروع کیا گیا تھا جس کے تحت ہر تحصیل سطح پر ایک موبائل ٹیم اور ہر یونین کونسل سطح پر ڈسپنسری اور اسی طرح ہم نے اس پائلٹ پراجیکٹ کے فیز۔III کے اندر ضلع فیصل آباد کو شامل کیا ہے جس کے تحت 96 نئی ڈسپنسریاں جو کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ہوں گی جبکہ ہر تحصیل کی سطح پر موبائل ٹیمیں بھی ہوں گی اور ہر یونین کونسل میں تین موٹر سائیکل بھی دیئے جائیں گے۔ ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز ہوں گے، ویٹرنری اسسٹنٹ، اے۔آئی ٹیکنیشن ہوں گے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب چاہئے کہ فیصل آباد کو یہ سب سے بڑا ضلع کہتے ہیں اور وہاں سے جتنا دودھ حاصل کیا جاتا ہے وہ شاید کسی اور ضلع سے نہ ہوتا ہو لیکن اس کے باوجود تین، ساڑھے تین سال گورنمنٹ کو بنے ہوئے ہو گئے ہیں اور یہی الاپ سن رہے ہیں کہ شامل کر لیا گیا ہے، اس کو رکھ لیا گیا ہے، اگر وہ اتنا اہم ضلع ہے تو اس کو priority basis پر وہاں کی ڈسپنسریوں میں عملہ پورا کیوں نہیں کیا گیا اور میں نے جو مختصر سا سوال کیا ہے اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! ابھی انہوں نے میری پوری بات نہیں سنی اور میں ابھی بتا ہی رہا تھا کہ اس وقت ہمارے ویٹرنری ڈاکٹرز پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کئے جاتے ہیں اور الحمدللہ ابھی تک یہ پراسیس میں ہے اور آدھے سے زیادہ مکمل ہو چکا ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ اگر اس وقت آپ اکنامک سروے آف پاکستان دیکھیں کہ سب سے زیادہ گروتھ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ میں ہوئی ہے اور اس کی گروتھ 8.8 فیصد ہوئی ہے اور

میرے خیال میں 85 فیصد کے قریب لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے اندر ہے اور اس کی increase ہونے کی main cause یہ ہے کہ ہم نے سپورٹ سروس پروگرام شروع کیا ہے کہ 850 ملین روپے فیصل آباد کا approved ہو گئے ہیں جس کے تحت نئے ڈاکٹرز بھرتی کئے جائیں گے۔ اگر آپ دیکھیں کہ میں بتا رہا ہوں کہ ویٹرنری آفیسر ہر یونین کونسل کی سطح پر ہو گا اور 96 ڈسپنسریاں ہیں تو 96 نئے ویٹرنری آفیسرز آئیں گے۔ ویٹرنری اسسٹنٹ بھی 96 نئے آئیں گے، اے۔ آئی ٹیکنیشن 96 نئے آئیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ فیصل آباد میں کتنے بھرتی کر لئے ہیں یا نہیں کئے تو اس کا جواب دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہونے ہوتے ہیں اور ہم نے وہ دے دیئے ہیں اور وہ approved ہو گئے ہیں۔۔۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! ویٹرنری اسسٹنٹ کی اسامیاں پبلک سروس کمیشن fill نہیں کرتا۔ میں نے ان 11 اسامیوں کے متعلق پوچھا ہے جو جواب میں لکھا ہے کہ وہ خالی ہیں کیونکہ یہ 2004 کا سوال ہے what about that? ان کے متعلق میں نے پوچھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں یہی بات کہہ رہا ہوں کہ وہ 2004 کا سوال ہے اور اب تک یہاں پر latest position میں بھرتیاں مکمل ہو چکی ہیں بلکہ ہم تو اس کے اندر نئی بھرتیاں بھی کر رہے ہیں۔ میں انہیں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ یہ سوال 2004 کا ہے اور ہر سال اسامیاں fill ہو رہی ہیں اور جیسا کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ 50 فیصد کے حساب سے ہر سال fill ہو رہی ہیں اور اب تک تقریباً 20 اسامیاں fill ہو چکی ہیں اور اس کے علاوہ میں جو بات بتانا چاہ رہا ہوں کہ 96 نئے ویٹرنری آفیسرز، ویٹرنری اسسٹنٹ اور اے۔ آئی ٹیکنیشن آئیں گے اور approved ہو گئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم 50 فیصد fill کریں گے تو کیا انہوں نے 50 فیصد ہمیشہ vacant رکھنی ہیں۔ اس کا جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: معاف کیجئے، ایک دفعہ repeat کر دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: معاف کر دیں جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: معاف نہیں بلکہ repeat کر دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: میں سمجھا کہ شاید آپ نے کہا کہ معاف کر دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! Chair نے متعدد بار وزراء صاحبان کو یہ ڈائریکشن دی ہے کہ وہ سوالوں کے جواب کے لئے تیاری کر کے آیا کریں۔ آپ یہ دیکھیں کہ سارے ہاؤس نے دیکھا ہے کہ مختصر سا سوال تھا اور انہیں چٹ آئی ہے جسے دیکھ کر انہوں نے پڑھ کر سوال کا جواب دیا ہے۔ اگلے ضمنی سوال کا ان کے پاس جواب نہیں ہے۔ دیکھیں ایک ایک محکمے کو تین تین جگہ پر تقسیم کر کے ایک ایک منسٹر لگایا گیا ہے یعنی جہاں پر کوئی 10/15 منسٹر ہوتے تھے وہاں پر کوئی 40 کے قریب منسٹر ہیں اور پھر یہ حال ہے کہ وہ ہاؤس میں بھی تیاری کر کے نہیں آتے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! منسٹر لائیو سٹاک میرا بھتیجا ہے اسے confuse کر رہے ہیں۔ وہ ایک بات کی تو وضاحت کر دیں کہ ان کی منگنی ہوئی ہے تو یہ دعوت کب کر رہے ہیں؟ (قہقہے) یہ بھی نہیں بتایا اور اسی طریقے یہ جواب بھی گول کر رہے ہیں۔ ان سے وضاحت مانگ لیں کہ پورے ہاؤس کو کب یہ دعوت دے رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! جب آپ جیسے بزرگ موجود ہوں تو انہیں دعوت دینے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ ان کی طرف سے دعوت دیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آپ اور میں پھر مشترکہ دے سکتے ہیں۔ آپ بھی بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم بھی دے سکتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! ہم دعوت نہیں دینا چاہتے کیونکہ بازار میں دودھ اور گوشت کی کمی آ جائے گی۔ (قہقہے)

سید احسان اللہ وقاص: ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج کل نئی نئی بیماریاں آ جاتی ہیں، کبھی برڈ فلو کا سن لیتے ہیں اور کبھی کچھ تو اب پنجاب کے اندر ویٹرنری یونیورسٹی بھی قائم ہو چکی ہے تو ویٹرنری ڈاکٹرز کو سپیشل کورسز کروانے، نئے سرے سے کوئی ٹریننگ کروانے یا ریفریشر کورسز کروانے کا محکمہ نے کوئی اہتمام کیا ہے اور اس کا کیا شیڈول بنایا ہے؟

MR. ACTING SPEAKER: It is a fresh question.

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question ہے لیکن میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ ہم نے already ویٹرنری یونیورسٹی کے ساتھ مل کر کورسز شروع کروا لئے ہیں اور یہاں پر ہمارا V.R.I ویکسین بھی produce کر رہا ہے اور یہاں پر ریسرچ بھی ہو رہی ہے۔ میں یہاں یہ بھی بتا دوں کہ تقریباً ساڑھے آٹھ لاکھ کے قریب پورے پنجاب کے اندر ویکسین لگ بھی چکی ہے اور فارمرز کے پاس پہنچ گئی ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ موجودہ دور میں لائیو سٹاک میں جو گروتھ ہوئی ہے تو میں اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ لائیو سٹاک کی انڈسٹری کاٹیج انڈسٹری ہے اور اس کو دو دو، چار چار، چھ چھ بھینسیں رکھ کر فارمرز، کسان یا گوالے اپنے طور پر پالتے ہیں اور اس میں حکومت کی کوئی بڑی contribution نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جیسے ابھی پولٹری میں برڈ فلو آیا ہے تو کیا ان کے پاس کوئی ٹیسٹنگ کے لئے جیسے این۔ ایچ 5 وائرس کی ٹیسٹنگ کے لئے آئندہ کے لئے کوئی arrangement ہے کیونکہ اب تو نہیں تھا اور انہیں وہ sample برطانیہ بھجوانے پڑے تو آئندہ کے لئے کوئی arrangement کر رہے ہیں اور اگر کر رہے ہیں تو کب تک کا یہ plan ہے؟

MR. ACTING SPEAKER: I think it is a Fedral subject

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ویسے ہے تو صوبائی معاملہ کیونکہ اگر لیبارٹریاں بنالی جائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مطلب یہ ہے کہ اس کے اوپر it has come for the first time and it has to be discussed at that level وہی arrangement کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ Provincial subject ہے، آپ اس کو لائیو سٹاک میں نہ لے کے جائیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ لیبارٹری بنانے میں کیا قباحت ہے، کیا آپ نے فیڈرل گورنمنٹ سے پیسے لینے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اگر فیڈرل level پر اس کا تجربہ کیا جائے گا تو پھر اس کو لے آئیں گے اور پھر at the Provincial level میں بھی لے آئیں گے۔ وہ لیبارٹری کی بات کر رہے ہیں۔ Because this is something which has come for the first time.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! Because we are not prepared for it. We should be ready for it now.

MR. ACTING SPEAKER: Rana Sahib!The entire world was not prepared for that.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! We are not concerned with the world, we should be concerned with ourselves.

ہمارا issue یہ ہے کہ کیا یہ لیبارٹریاں بنانا چاہتے ہیں کہ نہیں تو اس بارے میں یہاں پر بتادیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! کیا آپ اس کو فیڈرل یونیورسٹی کے پاس بھیج دیں گے یا فیڈرل انسٹی ٹیوشنز کے پاس بھیج دیں گے؟ ultimately یہ لاہور کا issue ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیونکہ اب یہ چیز سامنے آئی ہے تو لا محالہ اس کی طرف بھی توجہ دی جائے

گی۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں بتانا چاہوں گا جیسا کہ میرے معزز ممبر بھائی نے سوال کیا کہ آپ لوگ کیا support کرتے ہیں؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ door-step پر ہم جو services provide کر رہے ہیں free vaccine اور insemination یہ services تو نہیں ہیں کہ جس کی وجہ سے اس کی پوری کی پوری health care کی جا رہی ہے اور یہ بہت بڑی services ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ برڈ فلو کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا تھا۔ یونیورسٹی کے اندر WTO کے تحت اس کے standard کے مطابق ہماری لیبارٹری بن گئی ہے اور اس پر کام بھی شروع ہے۔ میں ایک اور بات یہاں پر ضرور clear کرنا چاہوں گا کہ ہمارے VRI کے اندر ہمارے پاکستان میں اس وائرس کو چیک کرنے کے لئے پورے کا پورا انظام ہے اور یہاں پر یہ چیک ہو رہا ہے۔ پوری مکمل لیبارٹری ہے اور ڈبل چیک کرنے کے لئے انگلینڈ گیا تھا، ڈبل اینڈ ٹرپل چیک کرنے کے لئے گیا تھا۔ یہاں وائرس چیک کرنے کا پورا انتظام موجود ہے۔ شکریہ

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

چودھری مشتاق احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کل جانور دیکھے جائیں اور کل دودھ دیکھا جائے تو شاید آدھا لیٹر بھی اوسط نہیں آتی۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ دودھ کی پیداوار زیادہ ہو جانے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! ویسے یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں ایک چیز ضرور بتانا چاہوں گا کہ پاکستان اس وقت پانچواں بڑا milk producing country ہے۔ میرے خیال میں اس وقت یہاں پر دودھ صرف 30 فیصد استعمال ہو رہا ہے جس

کے لئے ہمno profit no lossپر چارجز بھی لے کر آئے ہیں۔ insemination service programmeہے اورBuffalo Reasearch Instituteہے اس میں بھی اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے سارا کچھ کیا جا رہا ہے۔ ویسے یہ اگرfresh questionکریں تو میں سارا کچھ explainکر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:well done:اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر4234ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ عمارات کے کورڈ ایریا اور دیگر مسائل کی تفصیل

***4234 سید احسان اللہ وقاص:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ایسے ذاتی رہائشی گھر جس کی سالانہ تشخیص -/1800 روپے اور ایسی عمارت جس کی سالانہ تشخیص -/1200 روپے ہے، اسے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو جس گھر کی سالانہ تشخیص -/1800 روپے ہے اور جس عمارت کی سالانہ تشخیص -/1200 روپے ہے وہ کتنے covered area پر مشتمل ہو گی، ایسے تشخیص کردہ گھر/عمارت کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ج) کیا پرائیویٹ سیکٹر کے غیر منافع بخش ادارے/سکول/ہسپتال کی عمارات جنہیں سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ان کے حسابات کے مکمل آڈٹ کرنے کے بعد غیر منافع بخش ادارے کا مقام دیا ہو وہ بھی پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ اگر جواب نہیں میں ہے تو کیوں؟

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) درست ہے۔

(ب) مندرجہ ذیلcategory E, F&Gمیں واقع ایسے گھروں و عمارات کی تفصیل درج

ذیل ہے۔

مجموعی سالانہ تشخیص-/1800روپے والاذاتی رہائشی گھر	مجموعی سالانہ تشخیص-/1200روپے کی دیگر عمارات
کیٹیگری E (off road) F& g	F (off road)& g
کل رقبہ پانچ مرلے	پانچ مرلے
کل تعمیر شدہ رقبہ 1125مربع فٹ	1125مربع فٹ

(ج) پراپرٹی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4(5) کے تحت غیر منافع بخش ادارے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے اور سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے اس معاملے کا تعلق نہ ہے۔ عمارات اور اراضی یاان کا کوئی حصہ جو قطعی طور پر عوامی عبادت ، عوامی فلاح و بہبود وبشمول مساجد، چرچ، دھرم شالا، گوردوارے، ہسپتال، ڈسپنسری، یتیم خانے، پینے والے پانی کے تالاب، جانوروں کے علاج اور حفاظتی شفا خانے اور قبرستان، شمشان گھاٹ یادوسری ایسی جگہیں، مزید یہ کہ درج ذیل عمارات اور اراضی یاان کا کوئی حصہ قطعی طور پر عبادت گاہ، عوامی فلاح و بہبود اس سیکشن کے معانی میں متصور نہ ہوگا۔

I۔ عمارتیں یااراضی جن پر کوئی پیشہ یاکاروبار چلایا جاتا ہے جن سے آنے والا کرایہ قطعی طور پر مذہبی ضروریات یاایسی ہی عوامی فلاح و بہبود کے ادارے کے لئے استعمال نہ ہوتا ہو۔

II۔ عمارتیں یااراضی جن سے کرایہ آتا ہے اور کرایہ قطعی طور پر مذہبی ضروریات یا عوامی فلاح و بہبود کے اداروں پر استعمال نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس میں جواب کے جز(ج) کے نمبرI پر یہ فرمایا گیا ہے کہ ایسی عمارتیں یااراضی جن پر کوئی پیشہ یاکاروبار چلایا جاتا ہے جن سے آنے والا کرایہ قطعی طور پر مذہبی ضروریات یاایسی ہی عوامی فلاح و بہبود کے ادارے کے لئے استعمال نہ ہوتا ہو۔ یعنی ایسے اداروں پر پراپرٹی ٹیکس عائد نہیں ہوتا۔ تو کیا ایسے اداروں میں سکولز بھی شامل ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر ایکسائز!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! سکول شامل نہیں ہیں، صرف گورنمنٹ سکولز کی بلڈنگ

اور بورڈنگ ہاؤسز شامل ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! انہوں نے ایک ایسا فارمولہ بتایا ہے کہ ایسی عمارتیں جن کو مذہبی ضروریات کے لئے استعمال کیا جاتا ہو یا عوامی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جاتا ہو اگر ایسا سکول جس کا استعمال سو فیصد عوامی فلاح و بہبود کے لئے ہو اس کو یہ کیوں شامل نہیں کرتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! جہاں تک پراپرٹی ٹیکس کا تعلق ہے یہ ٹیکس پراپرٹی سے وصول کیا جاتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پراپرٹی کی آمدنی کہاں لگ رہی ہے اور کون لگا رہا ہے۔ اگر تو گورنمنٹ کا سکول ہے تو پھر صاف ظاہر ہے لیکن اگر پرائیویٹ سکول ہے جیسا کہ تعلیم اس وقت کاروبار بن چکی ہے اور کروڑوں روپے کے حساب سے وہاں پر فیسیں موصول ہو رہی ہوں اور کروڑوں روپے کا منافع ہو رہا ہو تو اس پر پراپرٹی ٹیکس ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں جو کروڑوں روپے وصول کر رہے ہیں ان سے آپ کروڑوں روپے لیں لیکن اگر کسی سکول کی آمدنی سو فیصد عوامی فلاح و بہبود کے لئے ہو اور وہ سکول اس کو ثابت کر دے کہ اس کی آمدنی، لاہور میں انجمن حمایت اسلام کے سکول ہیں یہ انجمن سو سال پہلے قائم ہوئی تھی اور سو سال سے اس کے ادارے کام کر رہے ہیں۔ لاہور میں اسلامیہ کالج ہیں اور خواتین کے کالج ہیں اور مختلف ادارے ہیں جو کام کر رہے ہیں جن کی سو فیصد آمدنی تعلیمی مقاصد اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کی جاتی ہے اور یہ جواب comparison کر رہے ہیں سکولوں کے ساتھ جو کمرشل سکول ہیں حالانکہ میں کمرشل سکول کی بات ہی نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں یہ کہہ رہا ہوں جو ادارے سو فیصد اس بات کو ثابت کر دیں کہ ہمارے سکول کی آمدنی خالصتاً عوامی فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ ہوتی ہے تو ان کو یہ کیوں exemption نہیں دیتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! charity کے مقصد کے لئے جو صرف اور صرف charity تک محدود ہو وہاں تک معافی مل سکتی ہے لیکن وہ ادارے جو charity کی تعریف میں نہ آتے ہوں وہاں پر یہ سہولت extend نہیں کی جا سکتی۔

سید احسان اللہ وقاص: charity اور عوامی فلاح و بہبود میں کیا فرق ہے؟ جو لکھا ہوا ہے اس کا یہ

سیدھا جواب کیوں نہیں دیتے۔ جو عوامی فلاح و بہبود کے لئے سکول قائم کئے گئے ہیں ان کو بھی اس سے exemption ملنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: charity انگلش لفظ ہے اور عوامی فلاح و بہبود اُردو لفظ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: عوامی فلاح و بہبود ہی رکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ اس کو جیسے بھی سمجھیں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب والا! معزز ممبر کے لئے میں یہ عرض کر دوں کہ یہ legal phrases کی ڈکشنری ہے اور میں اس کی تیاری کر کے آیا تھا اور مجھے امید تھی کہ شاہ صاحب ضرور یہ سوال پوچھیں گے تو یہاں جو definition دی گئی ہے میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

> "An institution for the charitable benefit of a large and important body of poor persons in a public charity."

جہاں پر فیس پندرہ سو یا دو ہزار روپے ہو گی وہ charity کی تعریف میں نہیں آتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ جہاں ٹوٹل فری ہو، فیس نہ ہو اس میں آتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! فیس تو گورنمنٹ کے سکولوں میں بھی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا مقصد یہ ہے کہ جہاں charity دی جاتی ہے وہاں free of cost تعلیم ہو۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر: charity وہ ہے جس کی آمدنی سے کوئی آدمی منافع نہ لیتا ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: لیکن اگر اس کی فیس ہو گی تو پھر وہ charitable تو نہیں ہو گا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! دیکھنا ہے کہ وہ فیس کس کام پر لگا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: لیکن انکم تو آتی ہے پھر جو انکم ہو گی اس پر ٹیکس لگے گا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! اگر یہ انکم کسی کے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہو تو پھر بالکل اس سے ٹیکس لینا چاہئے لیکن اگر انکم مزید فلاحی ادارے بنانے پر استعمال ہوتی ہے تو میں اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! گورنمنٹ سکول میں کوئی فیس نہیں دی جاتی بلکہ کتابیں بھی مفت دی جا رہی ہیں

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6527 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لائیوسٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی قصور کے رقبہ، اغراض و مقاصد، سٹاف اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*6527 **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لائیوسٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کتنے رقبہ پر کب قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس ایکسپیریمنٹ سٹیشن کے قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے؟

(ج) اس ایکسپیریمنٹ سٹیشن میں کس کس قسم کے جانور رکھے گئے تھے؟

(د) اس سٹیشن پر اس وقت جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) اس سٹیشن کی 2003 سے آج تک سالانہ آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) لائیوسٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور 1974 میں 438۔ایکڑ رقبہ پر قائم کیا گیا تھا۔ 1984 میں اس سٹیشن کو مزید 1452۔ایکڑ رقبہ دے دیا گیا، جس میں سے 2002 میں 811۔ایکڑ رقبہ ویٹرنری یونیورسٹی لاہور کو دے دیا گیا۔ اس وقت اس سٹیشن کے پاس 1079۔ایکڑ رقبہ ہے۔

(ب) 1974 میں یہ فارم بنیادی طور پر کٹے اور بچھڑے فربہ کر کے گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ لیکن 1985 سے اس فارم پر ولائتی نسل (فریژن و جرسی) کی گائے پالی جا رہی ہیں جن سے سیمن حاصل کرنے کے لئے بچھڑے پیدا کئے جاتے ہیں۔

(ج) اس سٹیشن پر اس وقت فریزین اور جرسی نسل کی گائے رکھی گئی ہیں۔

(د) اس سٹیشن پر اس وقت کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس سٹیشن کی 2003 سے اپریل 2005 تک آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	آمدن	اخراجات
2002-03	112.27لاکھ	201.89 لاکھ
2003-04	68.05لاکھ	174.81لاکھ
(up to 30.04.2005) 2004-05	37.94لاکھ	140.74لاکھ
	218.26لاکھ	517.44لاکھ

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو فارم لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بنایا گیا تھا اس کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل دی گئی ہے اس میں آمدنی سے تقریباً دو یا تین گنا زیادہ اخراجات ہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ وہاں پر جو انہوں نے گائے رکھی ہوئی ہیں اور انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ جو سیمن حاصل کرتے ہیں ان میں سے کہاں کہاں کے لوگ استفادہ حاصل کرتے ہیں؟ کیا اس میں سے یہ کوئی نئی نسل پیدا کر سکے ہیں کہ اتنے اخراجات اور 11 سو ایکڑ پر مشتمل فارم جو 1974 سے کام کر رہا ہے اس میں ان کی achievement کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ سوال 2004 کا ہی ہے جو انہوں نے کیا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ 1985 میں امریکہ سے 187 فریزین اور جرسی گائے منگوائی گئی تھیں اور اس سے ہمارا جو پلان تھا وہ ہر سال تیس تیس بچھڑے ہر نسل سے لینے کا تھا جو ہم نے یہ ہدف پورا کیا ان کی insemination کے لئے breed improvement کے لئے ہمارے ہاں ایک الگ ونگ ہے وہاں پر بھیجنا اور artificial insemination کے لئے وہ سارے کام آتے تھے لیکن اب اس کو ہم نے یہاں سے شفٹ کر کے قادر آباد ضلع ساہیوال کے فارم پر منتقل کر دیا ہے اور ہم یہاں پر ایک نیا پراجیکٹ لے کر آئے ہیں جو Buffalo Research

Institute کے نام سے ہے جس میں ہم نے نیلی راوی کی نسل رکھی ہے جو دنیا میں بہت زیادہ مشہور ہے جو دودھ دینے والی نسل میں پہلے نمبر پر ہے اور اس کو FO کے تحت black bull of Pakistan بھی کہا جاتا ہے۔ ہمارا اس پراجیکٹ کا جو اصل مقصد ہے وہ یہ ہے کہ ہم یہاں سے اعلیٰ نسل کے سانڈ پیدا کریں۔ دوسرا بھینسوں کے دودھ کی پیداوار میں فی کس اضافہ ہو اور بچے دینے کی جو مدت ہوتی ہے اس کو کم کیا جائے۔ نئی نئی اچھی نسلوں کی بھینسیں پورے پنجاب میں سے ڈھونڈیں۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ ہم رجسٹرڈ کرائیں تاکہ ہم بین الاقوامی سطح پر اس کو رجسٹرڈ کر سکیں۔ اس کا ہمارا جو main target ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے تین سال کے اندر چار سو بھینسوں کی پرورش W.T.O کے تحت printed کروانی ہے۔ اس فارم میں اس وقت ہم نے almost سو بھینسیں فارم پر پہنچا دی ہیں اس سے ہم تین سال کے اندر چار سو نئے اعلیٰ نسل کے کٹے لیں گے۔ تین سال میں ہم پندرہ ہزار اعلیٰ نسل کی بھینسوں کو دودھ کے لئے دس ضلعوں میں رجسٹرڈ کریں گے۔ اس کے اندر یہ جو main بات کر رہے تھے کہ اتنا زیادہ خرچہ ہو رہا ہے اور اس کی آمدن نہیں ہے۔ یہ مکمل طور پر ریسرچ پر تھا۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! وزیر موصوف پتا نہیں کہاں کہاں سے گھوم کر جا رہے ہیں۔ میں نے صرف یہ سوال کیا تھا کہ جیسے ایگریکلچرل یونیورسٹی یا ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے، انہوں نے اپنے تجربے کر کے چاول کی قسمیں اری چھ وغیرہ یا گندم پر یا انھوں نے اور چیزوں پر تجربات کر کے ایک نیا بیج دریافت کیا کہ اس میں یہ یہ qualitative seed ہے۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہتا تھا کہ 1974 سے وہ فارم وہاں پر کام کر رہا تھا۔ 1985 سے انھوں نے وہاں پر گائے رکھیں تو 1985 کے بعد کوئی cross breeding یا کوئی experiment اس فارم کا جو سپیشل انھوں نے کیا ہو، کوئی ایسی نسل تیار کی گئی ہو کہ جس کو ہم qualitative کہہ سکتے ہیں، جو دودھ دینے میں اچھی ہو، جو بچے دینے میں اچھی ہو، جو آگے اس کی نسل ہے اس میں بھی وہ اعلیٰ qualities پیدا کی جا سکیں تاکہ ہم دودھ اور گوشت کی ہر طرح کی پیداوار بڑھا سکیں، یہ کسی ایسی چیز کا نام بتا دیں کہ جو اس experiment کی وجہ سے انھوں نے کوئی cross breed تیار کی ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ کسی ایسی breed کا نام بتائیں جو انھوں نے پیدا کی ہو؟

ملک اصغر علی قیصر: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے اس میں سے کوئی ایسا نیا breed پیدا کیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں پھر وہی بات کر رہا ہوں کہ یہ بھائی اس کو mix-up کر رہے ہیں۔ جس چیز کے لئے ہم نے یہ شروع کیا تھا اس کے اندر ہمیں سانڈ چاہیئں تھے، جو ہم نے وہاں سے عوام کے لئے 602 سانڈ مہیا کئے اور اس کے ساتھ 250 ہم نے artificial insemination کے لئے آگے بھجوائے۔ دوسرا اس کے آگے جو ملک پروڈکشن تھی، جو یہ ملک پروڈکشن کی بات کر رہے ہیں تو ہم نے اس کے اندر یومیہ 920 لٹر ملک پروڈکشن لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہ breed کا پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کون سی breed آپ نے نئی پیدا کی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: یہ cross breed کے اندر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا کوئی نام ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جرسی اور فریشن کے اندر ہم نے کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے اس کا کوئی نام رکھا ہے؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! انھوں نے جو ابھی کہا ہے اس کا نام ذرا بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں وہی ان سے پوچھ رہا ہوں۔

راجہ ریاض احمد: جی، وہ ذرا پوچھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جو cross breed آپ نے تیار کی ہے اس میں اس کا کوئی نیا نام رکھا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: cross breed کے اندر میں بالکل یہاں پر کہوں گا کہ یہ experimental stage پر تھا۔۔۔

راجہ ریاض احمد: cross breed کا نام بتا دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میرے خیال

میں، میں نے on the floor of the House ایک دفعہ ایک چیز پہلے کہی تھی کہ میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ ہر فارم کے اندر... profitable

جناب قائم مقام سپیکر: وہ آپ کی بات بجا ہے لیکن اس cross breed کے لئے کوئی نام تجویز کیا گیا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! cross breed کے اندر ویسے تو فریژن کو F-1 کے نام سے تجویز کیا گیا ہے جو کہ اتنا خاص successful نہیں رہا جس کی وجہ سے میں نے کہا ہے کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا کوئی نام تو آپ نے رکھا ہوگا ناں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: اس cross breed کا نام F-1 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس breed کا نام F-1 ہے۔

شیخ اعجاز احمد: ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر موصوف نے اب تک جتنے بھی یہاں سوالوں کے جواب دیئے ہیں اس میں صرف یہ کہا ہے کہ رکھ دیئے گئے ہیں، کر لئے جائیں گے، اب ان کی منسٹری کے اندر انہیں جو specific period ملا تھا اس میں صرف یہ بتادیں کہ ساڑھے تین سالوں میں انھوں نے کیا کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہے کہ ہم نے اس کو اب ساہیوال میں شفٹ کر دیا ہے اور نیلی بار کی جو بھینسیں ہیں وہ دنیا بھر میں مشہور ہیں اور ہم اس کو یہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ کرنا چاہتے ہیں۔ صرف یہ بتادیں کہ جب سے انھوں نے یہ فارم جو کہ 1079 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جس کو انھوں نے شفٹ کر دیا ہے اور پوری وزارت اس کے تحت چلا رہے ہیں، یہ صرف یہ بتادیں کہ ان کی جو وزارت تھی، اس کے under جب انھوں نے وہاں پر کام کروایا ہے، ساڑھے تین سال میں انھوں نے کیا وہاں پر developments کی ہیں؟ اس ہاؤس کو، صوبہ پنجاب کے عوام کو بتائیں، پچھلا period بے شک چھوڑ دیں، صرف یہ بتادیں کہ ساڑھے تین سال میں انھوں نے وہاں پر کون سی ایسی developments کی ہیں، کون سے ایسے اقدامات کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ اس پر fresh question دے دیں۔ اس کی تفصیل

پھر آپ کو آگے دوسرے fresh question میں دے دی جائے گی۔ یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ اس سے relevant ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ lengthy question ہے۔ آپ fresh question دے دیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! آپ ان کی منگنی کی خوشی میں ہر معاملہ pass on کئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آخر جوان بچہ ہے۔ اس نے جوانی میں کی ہے۔ سب کو خوش ہونا چاہئے۔ ایسی بات نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جوان بچہ ہے تو جواب بھی تو دینے چاہئیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! اگر آپ ان کے اعداد و شمار جو آمدن اور اخراجات کے ہیں ان کو دیکھیں تو 03-2002، ایک سو بارہ لاکھ آمدن اور دو سو ایک لاکھ اخراجات۔ اسی طرح یہ اخراجات 05-2004 میں سینتیس لاکھ اور ایک سو چالیس لاکھ ہیں۔ اس کے بعد 06-2005 کے اعداد و شمار ہیں جس میں دو سو اٹھارہ لاکھ اور پانچ سو سترہ لاکھ ہیں۔ پہلا میرا سوال یہ ہے کہ ہر سال اخراجات میں اتنی fluctuation اور variation کیوں ہے؟ دوسرا یہ کہ ان کے بقول وہاں پر insemination کی جاتی ہے جو کہ عوام کی بھینسیں ہیں ان کو vaccination سے inseminate کیا جاتا ہے۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ اس کی یہ cost charge کرتے ہیں اور اگر اس کی یہ price charge کرتے ہیں تو پھر یہ budget deficit کیوں ہے؟ شکریہ

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! پہلے تو میں ایک چیز بتا دوں۔ اگر آپ ایک سانڈ باہر سے اچھا منگوائیں تو آپ کو ایک کروڑ روپے تک کا یہاں پاکستان میں پڑ جاتا ہے اور یہ کوئی کم بات نہیں۔ یہاں پر ہم لوگ اس کی insemination صرف nominal prices پر پچاس پچاس روپے کے حساب سے، پچیس روپے کے حساب سے کرتے ہیں، ویسے یہ ایک اچھا fresh question ہے، میں یہاں پر ایک چیز ضرور clear کرنا چاہوں گا کہ یہ experiment farm ہے اور experiment farm کے اندر ہمیشہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور آمدنی کم ہوتی ہے۔

میں اپنے معزز ممبر بھائی کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ میں منسٹر فوڈ نہیں، منسٹر لائیو سٹاک ہوں۔دوسرا یہ کہ ایک سال سے یہاں پر کام شروع ہو گیا ہے اور یہاں پر سو بھینسیں پہنچ چکی ہیں۔انھوں نے میرے خیال میں میری بات کو مکمل سنا نہیں ہے۔یہ 401 ملین کا پراجیکٹ ہے۔شکریہ

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر!پہلی بات تو یہ ہے کہ جو ریسرچ آرگنائزیشنز ہوتی ہیں دنیا میں کہیں بھی ان کے margin سب سے زیادہ ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نئی چیز develop کر کے مارکیٹ میں دیتی ہیں جس کی higher price charge کی جاتی ہے۔دوسرا انھوں نے فرمایا ہے کہ سو بھینسیں آ گئی ہیں،اگر سو بھینسیں آ گئی ہیں تو یہ 2004-05 میں اپنی آمدن دیکھیں تو یہ صرف 37لاکھ ہے جبکہ 2005-06 کی آمدن 218لاکھ ہے۔اسی طرح expenditure میں بھی فرق آ رہا ہے۔میرا سوال یہ تھا کہ یہ relevant question ہے کہ یہ expenditure میں فرق ہر سال کیوں آتا ہے،اس کی کیا وجوہات ہیں؟آمدن کی تو ہمیں سمجھ آتی ہے کہ آمدن میں یہ فرق آ گیا لیکن expenditure میں کیوں آیا؟ڈیڑھ ڈیڑھ سو گنا ہر سال فرق آ رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر!اس میں یہ ہے کہ ابھی ہم جو bulls وغیرہ آگے دیتے ہیں تو اس کی آمدن کے ابھی اس کے اندر پیسے include نہیں ہیں کیونکہ یہ totally experimental based farm ہے۔یہاں پر اس کے اندر وہ add نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈی۔جی۔خان،2003-04، گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس اور رجسٹریشن فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*5061 **ملک محمد اقبال چنڑ:** کیاوزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈی۔جی۔خان سے ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 2003اور2004میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) اس عرصہ میں ان ٹیکسوں کی وصولی پر حکومت کی طرف سے کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) گاڑیوں کی رجسٹریشن پر کس حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) گاڑیوں کی جعلی رجسٹریشن کرنے پر ملازمین کے خلاف کیا محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف)

2002-03	25,618,800/- روپے
2003-04	32,424,700/-روپے

(ب)

2002-03	2,41,760/- روپے
2003-04	2,15,056/- روپے

(ج)

1۔	منیر احمد خان	جونیئر کلرک	BPS-5	بی۔اے
2۔	خلیل احمد خان	جونیئر کلرک	BPS-5	میٹرک
3۔	اعجاز احمد بھٹی	جونیئر کلرک	BPS-5	میٹرک
4۔	سعد علی شاہ	کانسٹیبل	BPS-1	مڈل

(د) 1تا1000سی سی کی گاڑیوں کی مالیت کا1فیصد

1000تا2000سی سی کی گاڑیوں کی مالیت کا2فیصد

2000سی سی سے زائد کی گاڑیوں کی مالیت کا4فیصد

(ہ) اس عرصہ کے دوران ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

LPE پراجیکٹ اور ورلڈ بنک سے ملنے والی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*6575انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) LPE پراجیکٹ کب شروع ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس پراجیکٹ کے لئے ورلڈ بنک نے 70کروڑ روپے فراہم کئے تھے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ 70کروڑ روپے کس مقصد کے لئے فراہم کئے گئے اور کس مقصد کے لئے خرچ کئے گئے ہیں، کیا ان 70کروڑ روپے میں کوئی خورد برد بھی ہوئی تھی، اگر ہوئی تو اس کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) LPE پراجیکٹ کے تحت کتنے افراد کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے، ان کے نام بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) لائیو سٹاک پروڈکشن اینڈ ایکسٹینشن پراجیکٹ 92-1991میں شروع ہوا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اس پراجیکٹ کے لئے ورلڈ بنک نے 70کروڑ فراہم کئے ہیں۔ البتہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک اور حکومت پنجاب کے اشتراک سے یہ پراجیکٹ شروع ہوا جس کے لئے602.005ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ج) اس پراجیکٹ کے لئے 602.005ملین روپے مختص کئے گئے اور545.936ملین روپے خرچ کئے گئے۔ یہ رقم جن مقاصد کے لئے فراہم کی گئی اور جس مقصد کے لئے خرچ ہوئے، تفصیل درج ذیل ہے:۔

کام	مختص رقم ملین روپے	خرچ رقم ملین روپے
سول ورکس	64.182	81.018

مشینری، آلات اور جانور	88.372	185.589
خرید گاڑیاں	74.681	85.131
تنخواہیں عملہ	144.047	145.936
تربیت عملہ / فیس ماہرین	27.180	48.262
اتفاقی ضروریات	203.542	--
کل رقم	602.005	545.936

خورد برد کی گئی رقم کے بارے میں ذمہ دار افراد کی انکوائری کی گئی جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) LPE پراجیکٹ کے تحت جتنے افراد جس عہدے اور گریڈ میں بھرتی کئے گئے ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی۔جی۔خان، 2004، 2003 میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*5062 **ملک محمد اقبال چنڑ:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی۔جی۔خان سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تشخیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ڈی۔جی۔خان سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ درج ذیل ہے۔

سال	ٹارگٹ
2002-03	16,500,000/- روپے

2003-04	-/17,325,000روپے
میزان	-/33,825,000روپے

(ب) ڈی۔جی۔خان سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	-/15,909,740روپے
2003-04	-/15,270,265روپے
میزان	-/31,180,005 روپے

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں:۔

سال	اخراجات
2002-03	-/707,259روپے
2003-04	-/854,806روپے
میزان	-/1,562,065روپے

(د) تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

ریسرچ انسٹیٹیوٹ رکھ بھونیکے،اغراض و مقاصد، گرانٹس اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیل

*6576انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں:کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رکھ بھونیکے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کب اور کن مقاصد کے لئے قائم ہوا تھا اور اب تک اس ریسرچ سنٹر میں جن جن مقاصد کے لئے ریسرچ ہوئی،ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) سال2004 سے آج تک اس ریسرچ سنٹر کو کتنی مالیت کی گرانٹ کن کن مقاصد کے لئے فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ریسرچ سنٹر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(د) اس ریسرچ سنٹر کے کتنے ملازمین کس کس جگہ، کس کس گریڈ اور عہدہ پر کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں، نیز ان کو اس ریسرچ سنٹر میں ان عہدوں پر تعینات کرنے سے اس ادارہ کی کارکردگی پر جو اثرات مرتب ہوئے اس کے تدارک کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) رکھ بھونیکے ریسرچ انسٹیٹیوٹ 1982 میں جانوروں کی جنسی اور تولیدی بیماریوں کی تحقیق کے لئے قائم ہوا۔ اب تک اس ریسرچ سنٹر میں ہونے والی ریسرچ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 04-2003 سے 05-2004 تک حکومت پنجاب نے سالانہ بجٹ کے تحت 17.553 ملین روپے فراہم کئے۔ اس کے علاوہ کسی قسم کی گرانٹ نہیں ملی۔

(ج) اس ریسرچ سنٹر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 63 ہے اور اس وقت 14 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) اس ریسرچ سنٹر کے جتنے ملازمین جس جگہ، جس گریڈ اور عہدے پر اور جتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز ان ملازمین کو اس ریسرچ سنٹر میں ان عہدوں پر تعینات کرنے سے اس ادارے کی کارکردگی پر کوئی منفی اثرات مرتب نہیں ہوئے ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

گوجرانوالہ، سال 2004 تا حال، پراپرٹی ٹیکس سے آمدن
اور اس سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*6939 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2004 سے آج تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ریونیو اکٹھا کیا، کم از کم کتنے رقبہ کے مکانات پر ٹیکس معاف ہے اگر کسی بھی مکان پر ٹیکس معاف نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) گوجرانوالہ شہر کے کتنے پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس وصول ہوا اور جن

پلازوں سے ٹیکس وصول نہیں کیا گیا ان پلازوں کے نام، مالکان کے نام اور مقام بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) سال 2004 سے اپریل 2005 تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آٹھ کروڑ پچیس لاکھ بیالیس ہزار ایک سو چالیس روپے ریونیو اکٹھا کیا۔ کم از کم جتنے رقبہ کے مکانات پر ٹیکس معاف ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پانچ مرلہ تک کا ایک ذاتی مکان جو رہائشی مقاصد کے لئے استعمال میں ہو۔

2۔ ایک کنال رقبہ تک کا ایک رہائشی مکان جو وفاقی یا صوبائی گورنمنٹ کے ریٹائرڈ ملازم کی ملکیت اور ذاتی تصرف میں ہو۔

3۔ پانچ مرلہ رقبہ تک کا ذاتی رہائشی مکان جو کہ کچی آبادیوں سے متعلق قانون کے تحت حکومت کی اعلان کردہ کچی آبادی میں واقع ہو۔

اگر کسی بھی مکان پر ٹیکس معاف نہیں تو اس کی وجہ اس مکان کی سالانہ تشخیص ایک ہزار چھ سو بیس روپے سے زیادہ ہے۔

(ب) گوجرانوالہ شہر کے تین پلازوں سے کلی طور پر اور تین پلازوں سے جزوی طور پر پراپرٹی ٹیکس کی مد میں چار لاکھ تیس ہزار سات سو اٹھتر روپے ٹیکس وصول ہوا اور جن پلازوں سے ٹیکس وصول نہیں کیا گیا۔ ان پلازوں کے نام، مالکان کے نام اور مقام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پلازہ	مالک کا نام	مقام	ریمارکس
1	دین پلازہ	خواجہ نعمت اللہ و چودھری محمد سلیم	جی ٹی روڈ	حکم امتناعی ازاں لاہور ہائی کورٹ
2	جی ڈی اے پلازہ	جی ڈی اے	ماڈل ٹاؤن	حکم امتناعی ازاں لاہور ہائی کورٹ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہے۔
3	جی ڈی اے پلازہ	جی ڈی اے	سول لائن حکم	امتناعی ازاں لاہور ہائیکورٹ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہے۔
4	بھٹہ پلازہ	اعتزاز روف	سیٹلائیٹ ٹاؤن	----
5	جلیل پلازہ ½	چودھری جلیل احمد	سول لائن	----
6	حسین پلازہ	غلام دستگیر خان	جی ٹی روڈ	----

ضلع گوجرانوالہ،2003تاحال ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی عمارات، ادویات کے بجٹ اور جانوروں کے علاج و معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*7002چودھری زاہد پرویز:کیا وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں سال2003سے آج تک کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ب) ادویات کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؟

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال کیا ہے اور یہ کتنے کتنے رقبے پر مشتمل ہیں۔تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) سال04-2003 کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں4,33,665بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا جبکہ سال05-2004کے دوران ماہ مئی2005تک3,98,058بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ب) سال04-2003میں ادویات کی خریداری کے لئے-/8,50,000روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے-/7,99,205روپے خرچ کئے گئے جبکہ سال 05-2004میں -/14,00,000روپے مختص کئے گئے جس میں سے-/1399610روپے خرچ کئے گئے۔

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے کیونکہ ضلعی حکومت بننے کے بعد کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری کی بلڈنگ کی مرمت ہوئی اور نہ ہی اس مد میں ضلعی حکومت کی طرف سے پیسے رکھے گئے ہیں۔ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے نام اور ان کے رقبے کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ، سال2004تاحال،ٹوکن فیس ادا نہ کرنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیل

*6940 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2004 تا حال کتنی گاڑیوں کو ٹوکن فیس ادا نہ کرنے پر محکمہ ایکسائز نے بند کیا؟

(ب) ٹوکن ادا نہ کرنے والی جو گاڑیاں چھوڑی گئیں ان کی تعداد اور وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) اس عرصہ کے دوران ٹوکن ادا نہ کرنے کی وجہ سے کئے گئے جرمانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سال 2004 تا حال کل 363 گاڑیوں کو ٹوکن فیس بروقت ادا نہ کرنے پر بند کیا۔

(ب) دفتر ہذا نے ٹوکن ادا نہ کرنے والی کوئی گاڑی بلا وصولی ٹیکس نہ چھوڑی ہے۔

(ج) دفتر ہذا نے اس عرصہ میں ٹوکن ادا نہ کرنے پر کل -/4,76,210 روپے جرمانہ وصول کیا ہے۔

چوک سرور شہید ملتان۔ ویٹرنری ہسپتال کے خاتمے سے متعلقہ تفصیل اور حکومتی اقدامات

*7298 محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ویٹرنری ہسپتال چوک سرور شہید ملتان کی چار دیواری ختم ہو چکی ہے، قبضہ گروپ ہسپتال کی جگہ پر قبضہ کر کے مکانات اور دکانیں بنا رہے ہیں اور پٹواریوں سے ساز باز کر کے جعلی الاٹمنٹ کروا رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی کی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ویٹرنری ہسپتال چوک سرور شہید ملتان میں نہ ہے بلکہ مظفر گڑھ میں ہے۔ اس

ہسپتال کی چار دیواری ختم نہیں ہوئی کیونکہ چار دیواری پہلے سے تعمیر ہی نہ تھی۔ یہ درست ہے کہ قبضہ گروپ ہسپتال کی جگہ پر قبضہ کر کے دکانیں بنا رہے ہیں اور پٹواریوں سے ساز باز کر کے جعلی الاٹمنٹ کروا رہے ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر مظفر گڑھ نے فوری کارروائی کر کے قبضہ گروپ کی تعمیر شدہ دکانیں گرادیں۔ قبضہ گروپ نے ایک دعویٰ استقرار حق بر خلاف صوبہ پنجاب بذریعہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر مظفر گڑھ، ڈسٹرکٹ آفیسر، ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو، ڈسٹرکٹ آفیسر لائیو سٹاک، تحصیلدار وغیرہ، بعدالت سینئر سول جج مظفر گڑھ مورخہ 15-10-03 کو دائر کیا جو کہ اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہے۔

آفس ڈی جی ایکسائز لاہور، جنوری 2004 تاحال بھرتی سے متعلقہ تفصیل

*7197 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک دفتر ڈی۔ جی ایکسائز لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، عہدہ، ولدیت، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے افراد کو میرٹ پر اور کتنے کو بغیر میرٹ بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) میرٹ کس طریق کار کے تحت تشکیل دیا گیا، میرٹ بنانے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کے بعد کی گئی تو ان اخبارات کے نام اور تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، ولدیت، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک دفتر ڈی جی ایکسائز لاہور میں بھرتی کئے گئے افراد کی

فہرست مطلوبہ مکمل کوائف کے ساتھ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔

(ج) میرٹ گورنمنٹ آف پنجاب کی منظور شدہ پالیسی کے تحت تشکیل دیا گیا۔ میرٹ بنانے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فہرست جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بھرتی کی تشہیر روزنامہ "جنگ" اور روزنامہ "دن" میں مورخہ 03-12-18 کو کی گئی۔ نقل فوٹو کاپی جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کسی بھی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیا۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ غازی روڈ لاہور۔ تیار کی جانے والی ادویات اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7375 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں جانوروں کی کن کن بیماریوں کے علاج کے لئے ادویات تیار کی جا رہی ہیں اور ان ادویات کے نام کیا ہیں؟

(ب) سال 2003، 2004 اور 2005 کا اس انسٹیٹیوٹ کا بجٹ کتنا تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس بجٹ سے کتنی رقم ریسرچ کے مقاصد پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم تنخواہوں، ٹی اے، ڈی اے اور پٹرول وغیرہ کی مدوں میں خرچ ہوئی؟

(د) اس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تعینات ریسرچ فیلوز کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں جانوروں کی بیماریوں کے علاج کے لئے ادویات تیار نہیں کی جاتیں بلکہ جانوروں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے اور ان سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ویکسین تیار کی جاتی ہے۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2002-03، 2003-04 اور 2004-05 کا اس انسٹیٹیوٹ کا بجٹ درج ذیل ہے۔

سال	بجٹ (روپے)
2002-03	5,14,56,300/-
2003-04	5,24,18,000/-
2004-05	5,62,42,000/-

(ج) 2002-03، 2003-04 اور 2004-05 سالوں کے دوران اس بجٹ سے جتنی رقم ریسرچ، تنخواہوں، ٹی اے اور پٹرول وغیرہ کی مدوں میں خرچ ہوئی، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	ریسرچ	تنخواہیں	الاؤنس	پٹرول	مرمت	بجلی	گیس	ادویات	دیگر	ٹوٹل
2002-03	6782000	32230000	224000	636000	1179000	1426000	532000	174,000	8373300	51456300
2003-04	7141000	32388000	201000	994000	881000	2161000	582000	350000	7220000	52418000
2004-05	752400	36535000	167000	1157000	1157000	1805000	680000	1950000	7146000	56242000

(د) ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تعینات ریسرچ فیلوز کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور، ٹوکن فیس ور جسٹریشن سے آمدن، سٹاف اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیل

*7468 سردار پرویز حسن نکئی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن فیس سے ضلع قصور میں گزشتہ دو مالی سالوں اور رواں مالی سال میں کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

(ب) ضلع ہذا میں ٹیکس ریکوری کے لئے کتنے افسران اور اہلکاران کب سے تعینات ہیں، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کیا ہیں؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں کتنے افسران اور اہلکاران کے خلاف کرپشن اور اختیارات کے غلط استعمال پر کیا کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ضلع قصور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن فیس کی مد میں آمدن کی تفصیل جھنڈی

(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں ٹیکس ریکوری کے لئے تعیناتی افسران اور اہلکاران کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) افسران اور اہلکاران کے خلاف کرپشن اور اختیارات کے غلط استعمال پر کی گئی کارروائی کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام اہلکار مع عہدہ	تاریخ فیصلہ	الزامات	سزا
1۔ندیم احمد چودھری E.T.I ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	24-03-05	1۔شکایات از طرف افیون پرمٹ ہولڈر بابت غلط تقسیم گولیاں 2۔نامکمل ریکارڈ تقسیم افیون گولیاں 3۔ہدایات کے باوجود ریکارڈ مکمل نہ کرنا 4۔ بروقت ریکارڈ مہیا نہ کرنے سے شکایت میں لگائے گئے الزامات کا ثابت ہونا	جبری ریٹائرڈ بحکم ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (ریجن سی) مورخہ 24-03-05
2۔منظر خالد E.T.I (ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر)	1-12-05	غیر حاضری (Misconduct)	Dismissal from Service بحکم جناب ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (ریجن سی) لاہور مورخہ 01-12-05

ٹوبہ ٹیک سنگھ / تحصیل گوجرہ۔ ویٹرنری ڈسپنسرز کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیل

*7463 چودھری اظہر ندیم گجر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کن کن مقامات پر ویٹرنری ڈسپنسرز کی کلاسز ہو رہی ہیں؟

(ب) تحصیل گوجرہ جو کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سب سے بڑی تحصیل ہے، اس میں ویٹرنری ڈسپنسر کی کلاسز نہ ہونے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا پیر محل میں جہاں پر کلاسز ہو رہی ہیں کو تحصیل کا درجہ دیا گیا یا پھر تحصیل گوجرہ کا حق غصب کیا گیا ہے؟

(د) اگر حکومت پنجاب تحصیل گوجرہ میں ویٹرنری ڈسپنسرز کی کلاسز کے اجراء کا ارادہ

رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے زیر نگرانی ویٹرنری ڈسپنسرز کی کوئی کلاس نہیں ہو رہی ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کسی جگہ پر ویٹرنری ڈسپنسرز کی کلاس نہیں ہو رہی ہے، اس لئے تحصیل گوجرہ میں بھی نہیں ہو رہی ہے۔

(ج) سب تحصیل پیر محل میں اس وقت کوئی ویٹرنری ڈسپنسر کی کلاس نہیں ہو رہی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے فی الحال تحصیل گوجرہ میں کوئی ویٹرنری ڈسپنسرز کی کلاس کا پروگرام نہ ہے۔

فیصل آباد میں گزشتہ دو سالوں کے دوران گاڑیوں کی بوگس رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*7579: رانا ثناء اللہ خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد میں گزشتہ دو سالوں کے دوران نان کسٹم پیڈ اور مسروقہ گاڑیاں (Non custom paid & stolen) غیر قانونی بلا کسٹم ڈیوٹی و رجسٹریشن فیس جمع کروائے رجسٹرڈ کئے جانے کے متعدد کیسز کی نشاندہی ہوئی ہے جس میں مقامی عملہ ملوث ہے مکمل تفصیل مع نام متعلقہ اہلکاران ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) کیا حکومت اس بے ضابطگی کے تدارک اور ذمہ دار اہلکاران و آفیسران کے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) جی، ہاں! سال 04-2003 میں ایسے کیسوں کی نشاندہی کی گئی جس میں اس وقت موٹر برانچ میں تعینات عملہ کے ارکان بھی ملوث پائے گئے ان کے نام اور عہدے درج ذیل ہیں:۔

نام اہلکار	عہدہ
فرمان مسعود صاحب	ETO
محمود احمد بٹ	AETO

بشیر محمود	انسپکٹر
غلام رسول	انسپکٹر
جاوید اقبال بابر	کلرک
عمر سلیم علوی	کلرک
عاصم یوسف	کلرک
محمد یوسف گجر	کلرک
رانا شاہد	کلرک
الطاف حسین	کلرک
محمد ندیم	کلرک
شیخ محمد سعید	کلرک
محمد آصف بھٹی	کلرک
نصر اللہ بیگ	کلرک
ظہور احمد	کلرک

(ب) جز(الف)میں دیئے گئے اہلکاروں کو معطل کر کے ان کے خلاف Punjab Removal From Service (Special Powers)Ordinance 2000 کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی اور ڈپٹی سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب لاہور کوانکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے جو انکوائری کر رہے ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

ضلع قصور، ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں ادویات کی خرید اور جانوروں کے علاج معالجہ کی تفصیل

*7512 رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں سال 2003 سے آج تک کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ب) گزشتہ دو مالی سالوں میں کتنی رقوم ادویات کی خریداری کے لئے رکھی گئیں اور کتنی خرچ ہوئیں؟

(ج) یہ ادویات کون کون سی کمپنیوں / فیکٹریوں سے کتنی کتنی مالیت کی خرید کی گئیں اور ادویات خرید کرنے کے لئے کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع قصور میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں سال 2003 سے 31۔ دسمبر 2005 تک 2,57,592 بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ب) گزشتہ دو مالی سالوں 04-2003 اور 05-2004 میں 49,05,000 روپے ادویات کی خریداری کے لئے رکھے گئے اور 48,54,468 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) یہ ادویات جن کمپنیوں / فیکٹریوں سے جتنی مالیت کی خریدی گئیں، ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ادویات کی خرید حکومت پنجاب کے پرچیز مینوئل کے مطابق قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔ ضلعی حکومت میں 6 لاکھ کی مالیت سے زائد خرید کرنے کا اختیار ضلعی سپیشل پرچیز کمیٹی کو حاصل ہے جو مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے:۔

ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر	چیئرمین
ای ڈی او (زراعت)	سینئر پرچیز آفیسر
ای ڈی او (فنانس اینڈ پلاننگ)	ممبر
ای ڈی او (کیمونٹی ڈویلپمنٹ)	ممبر
ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر	ممبر / پرچیز آفیسر

فیصل آباد، محکمہ ایکسائز کی موٹر رجسٹریشن وآبکاری برانچز میں تعینات عملہ اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیل

*7485 رانا ثناء اللہ خان: کیا وزیر آبکاری ومحصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن فیصل آباد کی برانچز موٹر رجسٹریشن، آبکاری میں تعینات عملہ کی تعداد، عرصہ تعیناتی موجودہ، سابقہ اگر ہو اور عہدہ جات کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) جن ملازمین کا عرصہ تعیناتی زائد از تین سال ہے کیا حکومت انہیں ٹرانسفر کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے ؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن فیصل آباد کی موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات عملہ کی تعداد 22 اور آبکاری برانچ میں تعینات عملہ کی تعداد 10 ہے۔ عملہ کی عرصہ تعیناتی موجودہ و سابقہ اور عہدہ جات کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن ملازمین کا عرصہ تعیناتی زائد از تین سال ہے۔ مجاز اتھارٹی انہیں ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن فی الوقت حکومت پنجاب نے پوسٹنگ / ٹرانسفر پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ البتہ جیسے ہی حکومت پنجاب پوسٹنگ / ٹرانسفر پر پابندی کو ختم کرتی ہے تو مجاز اتھارٹی اس معاملہ پر غور کرے گی۔

ضلع بھکر، جانوروں کے علاج معالجہ، ادویات کے فنڈز اور موبائل ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیل

*7526 جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بھکر میں 2003 سے آج تک سرکاری ڈسپنسریوں سے کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ب) ادویات کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ ہوئی ؟

(ج) پی پی۔49 بھکر میں کتنی ڈسپنسریوں کی ضرورت ہے، اس حلقے میں کل کتنی ڈسپنسریاں ہیں؟

(د) کیا حکومت دوسرے اضلاع کی طرح ضلع بھکر میں موبائل ڈسپنسریاں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع بھکر میں 2003 سے 31۔دسمبر 2005 تک سرکاری ڈسپنسریوں سے 5,79,068 جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ب) ان سرکاری ڈسپنسریوں میں ادویات کی مد میں جتنی رقم رکھی گئی اور جتنی خرچ ہوئی

ہے۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مختص کردہ رقم (روپے)	خرچ شدہ رقم (روپے)
2003-04	20,00,000/-	20,00,000/-
2004-05	15,00,000/-	12,49,958/-
2005-06 (دسمبر 2005ء تک)	17,40,000/-	13,90,000/-

(ج) پی پی۔49 بھکر میں 3 ہسپتال، 11 ڈسپنسریاں اور 10 ویٹرنری سنٹر ہیں۔ مزید 6 ڈسپنسریوں کی ضرورت ہے جو ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(د) جی، ہاں! حکومت دوسرے اضلاع کی طرح ضلع بھکر میں بھی موبائل ڈسپنسریاں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع بھکر، محکمہ ایکسائز کے عملہ کی تعداد اور 2004-05 میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور آمدن سے متعلقہ تفصیل

*7525 جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بھکر میں محکمہ ایکسائز کے کل عملے کی تعداد کیا ہے ان کے نام، عہدہ، تعلیم، عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) مالی سال 2004-05 میں ضلع بھکر میں کل کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن ہوئی، اس سے کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ج) گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) ضلع بھکر میں محکمہ ایکسائز کے کل عملے کی تعداد 28 ہے جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2004-05 میں ضلع بھکر میں جو گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں ان کی تعداد 1053 ہے اور کل رجسٹریشن فیس مبلغ -/25,11,953 روپے وصول ہوئی۔

(ج) گاڑیوں کی رجسٹریشن درج ذیل حساب سے وصول کی جاتی ہے۔

1۔	موٹر سائیکل رجسٹریشن فیس	1 فیصد
2۔	ٹریکٹر	1 فیصد

3۔	ٹرک	1فیصد
4۔	کمرشل وہیکلز/ منی بس ویگن وغیرہ	1فیصد
5۔	موٹرکار1000تا1800سی سی	2فیصد
6۔	پجارو، لینڈکروزر	4فیصد
7۔	موٹرکار1000سی سی	1فیصد

لاہور۔ سال2005کے دوران ہوٹلوں کو فراہم کردہ شراب کی تفصیل

*7664 سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا پنجاب میں فور سٹار یا فائیو سٹار ہوٹلوں کو شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے، اگر ہاں تو ان ہوٹلوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) یکم جنوری تا31۔دسمبر2005لاہور کے فور اور فائیو سٹار ہوٹلوں کو دی گئی اور ان کے ذریعہ فروخت کی گئی شراب کی مقدار کیا ہے، ہوٹل وار اور مہینہ وار تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) صوبہ پنجاب میں صرف وہ فور یا فائیو سٹار ہوٹل جن کو محکمہ کی طرف سے لائسنس برائے فروخت شراب جاری کیا گیا ہو شراب فروخت کر سکتے ہیں، ہوٹلوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ پرل کانٹینینٹل ہوٹل، لاہور
2۔ کانٹینینٹل ہوٹل، راولپنڈی
3۔ پرل کانٹینینٹل ہوٹل بھوربن مری
4۔ ہالی ڈے ان ہوٹل لاہور
5۔ ہالی ڈے ان ہوٹل ملتان
6۔ آواری ہوٹل لاہور
7۔ ایمبیسیڈر ہوٹل لاہور
8۔ فلیش مین ہوٹل راولپنڈی
9۔ سرینا ہوٹل فیصل آباد

(ب) لاہور کے وہ ہوٹل جن کو شراب فروخت کرنے کا لائسنس دیا گیا ہے ان کی خرید و

فروخت ہوٹل وار مہینہ وار تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

باغبانپورہ،مغل پورہ اور ٹاؤن شپ لاہور میں شراب کے پرمٹ ہولڈرز کی تفصیل

*7690 جناب سمیع اللہ خان:کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شراب نوشی کے پرمٹ غیر مسلموں کے نام پر محکمہ کے افسران اپنے کارندوں کے ذریعے منظور کر لیتے ہیں۔ درخواست دہندہ جو کوائف درخواست میں درج کرتا ہے،وہ بیشتر جعلی ہوتے ہیں اور محکمہ کے متعلقہ شعبہ کے افسران کوائف کے recheck کا اہتمام نہیں کرتے؟

(ب) باغبانپورہ،مغلپورہ،ٹاؤن شپ لاہور کے جن رہائشی غیر مسلم حضرات کو شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں ان کی فہرست مع نام،پتا اور منظور شدہ یونٹس کی مقدار مہیا کی جائے؟

(ج) کیا اگر کوئی پرمٹ ہولڈر شراب فروخت کرے تو محکمہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کا کوئی اختیار رکھتا ہے،اگر ہاں تو گزشتہ سال کتنے افراد کے خلاف کارروائی کر کے ان کے پرمٹ منسوخ کئے گئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف)

Punjab Prohibition (Enforcement of Hadd) Rules 1979 کی شق نمبر 12 کے تحت اور اس میں عائد کی گئی شرائط اور ضابطہ کے مطابق غیر مسلم پاکستانیوں کو پرمٹ شراب جاری کئے جاتے ہیں۔ درخواست میں جو کوائف درج ہوتے ہیں ان کی پڑتال،درخواست دہندہ کے شناختی کارڈ میں درج کوائف سے کی جاتی ہے جو متعلقہ شخص درخواست کے ساتھ مجاز آفیسر کو ذاتی حیثیت میں پیش کرتا ہے؟

(ب) مطلوبہ فہرست جھنڈی(الف)ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اگر پرمٹ ہولڈر شراب فروخت کرے تو Prohibition order کی دفعہ 3 کا مرتکب ہوتا ہے اور ایسے جرم کے ارتکاب پر محکمہ کے مجاز افسران کارروائی کر سکتے ہیں۔ سال 2004-05 کے دوران کوئی پرمٹ ہولڈر اس جرم کا مرتکب نہ پایا گیا۔

آواری ہوٹل کے کوٹا شراب اور لاہور میں ٹیکس کی آمدن کی تفصیل

*7691جناب سمیع اللہ خان: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آواری ہوٹل لاہور کو2005 میں کوٹا کے تحت کتنی شراب جاری کی گئی۔ جس اتھارٹی نے جاری کی اس کا نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ کریں مذکورہ ہوٹل کو کوٹا سے زائد جاری ہونے والی مقدار کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ کو2005 میں پراپرٹی ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی پر لاہور شہر سے کتنی آمدنی ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) لاہور شہر میں کتنے ایکسائز انسپکٹر ایک ہی علاقہ میں عرصہ تین سال سے زائد ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ایریا وائز ان انسپکٹرز نے حکومت کی انکم میں جو اضافہ اور اخراجات کئے ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) قانون کے مطابق آواری ہوٹل لاہور یا کسی اور ہوٹل کو جاری کردہ لائسنس برائے فروخت شراب کے تحت سالانہ یا ماہانہ کوٹا مقرر نہ ہے کیونکہ لائسنس میں ایسی کوئی شق یا گنجائش نہ ہے۔ تاہم سال 05-2004(از یکم جولائی2004تا30۔جون2005)کے دوران آواری ہوٹل کو 124,000 لیٹر بیئر اور 25,100 گیلن (PMFL) شراب کے حصول کے پرمٹ مجاز ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) گریڈ17 لاہور جناب رضوان اکرم شیروانی نے جاری کئے۔

(ب) محکمہ کو2005 میں پراپرٹی ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی پر لاہور شہر سے آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	آمدن پراپرٹی ٹیکس	809,291,415.00
2۔	آمدن ایکسائز ڈیوٹی	393,962,685.00
3۔	پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اخراجات	51,798,362.00
4۔	ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں اخراجات	12,606,281.00

(ج) لاہور میں 52 ایکسائز انسپکٹر ایک ہی علاقہ میں عرصہ تین سال سے زائد ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جس کی بڑی وجہ حکومت کی جانب سے تقرری وتبادلہ پر پابندی ہے اس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ایریا وائز افسران انسپکٹرز نے حکومت کی انکم میں جو اضافہ اور اخراجات کئے ان کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جنوری تا مارچ 2005، پی سی ہوٹل لاہور میں شراب کی فروخت کی تفصیل

*7695 محترمہ فائزہ احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی سی ہوٹل لاہور میں جنوری تا مارچ 2005 پرمٹس پر جاری کرنے کے لئے کتنی مقدار شراب جاری کی گئی اور کس اتھارٹی کے آرڈر پر، اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پی سی ہوٹل لاہور میں ایک سال میں شراب کی کتنی مقدار جاری کرنے کا کوٹا مقرر کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ ہوٹل میں سال 2005 میں کوٹا سے زائد کتنی شراب فروخت کی گئی اور کیوں؟

(د) جس اتھارٹی کی اجازت سے کوٹا سے زائد شراب فروخت کی گئی اس کا عہدہ، نام اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) پی سی ہوٹل لاہور کو جنوری تا مارچ 2005 کے دوران ہوٹل کی درخواست پر 34,950 لیٹر بیئر اور 14,000 گیلن شراب جناب رضوان اکرم شیروانی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) لاہور (گریڈ 17) کے حکم پر جاری ہوئی۔

(ب) پی سی ہوٹل لاہور یا کسی دوسرے لائسنس یافتہ ہوٹل کے لئے سالانہ کوٹا مقرر ہے نہ ایسا کوئی قانونی تقاضا ہے۔

(ج) جز (ب) کے جواب کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

(د) جز (ج) کے جواب کی روشنی میں سوال غیر متعلقہ ہے۔

شیخوپورہ/اوکاڑہ۔ محکمہ آبکاری و محصولات کے سٹاف اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*7696 محترمہ فائزہ احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ و اوکاڑہ میں ایکسائز و ٹیکسیشن کا کتنا سٹاف تعینات ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ضلعوں میں محکمہ نے سال 2005 میں کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا؟

(ج) مذکورہ ضلعوں میں محکمہ کو کتنی آمدنی ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات:

(الف) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ اضلاع میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن از 05-01-01 تا 05-12-31 حسب ذیل ہے۔

اوکاڑہ	2,19,80,460/-
شیخوپورہ	2,68,19,000/-

(ج) مذکورہ اضلاع میں ہونے والی آمدن اور اخراجات حسب ذیل ہیں۔

اوکاڑہ	آمدن	6,59,20,591/-	اخراجات	33,73,426/-
شیخوپورہ	آمدن	8,07,49,800/-	اخراجات	54,37,000/-

ڈائریکٹر ایکسائز لاہور کے دفتر میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات سٹاف کی تفصیل

*7717 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبکاری و محصولات کے دفتر ڈائریکٹر ایکسائز فرید کورٹ ہاؤس میں کلرک، اسسٹنٹ اور ای ٹی او عرصہ دراز سے حکومت کی پالیسی کے برعکس تعینات چلے آرہے ہیں؟

(ب) مذکورہ سٹاف میں سے جو عرصہ تین سال سے زائد لاہور میں تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیرآبکاری و محصولات:

(الف) دفتر ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن فرید کوٹ ہاؤس لاہور میں کوئی کلرک، اسسٹنٹ یا ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر حکومت کی پالیسی کے برعکس تعینات نہ ہے۔

(ب) فہرست سٹاف دفتر ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن فرید کوٹ ہاؤس لاہور مع نام، عہدہ، گریڈ زائد تین سال جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، تاہم مذکورہ تعیناتی حکومتی پالیسی سے متصادم نہ ہے۔

ڈی جی و ڈائریکٹر ایکسائز لاہور، ڈیپوٹیشن پر تعینات سٹاف اور کارکردگی

*7718 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی جی ایکسائز/ڈائریکٹر ایکسائز لاہور کے دفاتر میں کتنے افسران/اہلکاران ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں اور کتنے عرصہ سے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ڈیپوٹیشن پر تعینات افراد نے محکمہ کو کونسے انقلابی پروگرام دیئے جن سے محکمہ کی آمدن میں اضافہ ہوا اور کرپشن میں کمی آئی ہو۔ ان اقدامات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیرآبکاری و محصولات:

(الف) ڈائریکٹر جنرل ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر میں دو افسران/اہلکاران ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	نام	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1۔	میاں محمد اکرم	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انفورسمنٹ/آڈٹ	01-10-04
2۔	میاں آصف حمید	سینئر آڈیٹر	26-12-05

(ب) مندرجہ بالا دونوں صاحبان کی تعیناتی انٹرنل آڈٹ کا کام سرانجام دینے کے لئے کی گئی ہے، یہ ایک ٹیکنیکل اور مخصوص کام ہے، جو مخصوص اہلکاران/افسران سرانجام دے سکتے ہیں، مزید برآں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی جس سیٹ پر کی گئی ہے، وہ ڈیپوٹیشن پر آنے والوں کے لئے مخصوص ہے۔

رپورٹیں

(توسیع)

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر: سردار پرویز حسن نکئی صاحب مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔

سردار پرویز حسن نکئی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003(Bill No.29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA(w-312)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جولائی 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003(Bill No.29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA(w-312)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جولائی 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003(Bill No.29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA(w-312)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جولائی 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر صاحب تحاریک استحقاقات کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔

ملک نذر فرید کھوکھر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :

"تحاریک استحقاق نمبر71 اور 72 بابت سال 2004 تحاریک استحقاق نمبر 38,47,50اور58 بابت سال2005 تحاریک استحقاق نمبر 1,2,8,9 10,11,12,14اور57 بابت سال2006 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30- ستمبر2006 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر71 اور 72 بابت سال 2004 تحاریک استحقاق نمبر 38,47,50اور58 بابت سال2005 تحاریک استحقاق نمبر 1,2,8,9 10,11,12,14اور57 بابت سال2006 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30- ستمبر2006 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر71 اور 72 بابت سال 2004 تحاریک استحقاق نمبر 38,47,50اور58 بابت سال2005 تحاریک استحقاق نمبر 1,2,8,9 10,11,12,14اور57 بابت سال2006 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30- ستمبر2006 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ لبنیٰ ملک صاحبہ مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ملک: جناب سپیکر! میں

The Punjab Prohibition on use of Rubber and Plastic Can for keeping Victuals Bill 2003 (Bill No.21 of 2003) moved by Mrs Maha Raja Tareen, MPA (W-320)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ مہر اشتیاق صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 3 ہے یہ moveہو چکی ہے، جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ محرک کی جو یہ تحریک استحقاق ہے یہ NHAسے pertainکرتی ہے، یہ National Highway Authority سے متعلقہ ہے لیکن سیکرٹریٹ کی غلطی کی وجہ سے یہ تحریک استحقاق لوکل گورنمنٹ کو markہو گئی ہے۔ آج لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں جو جواب موصول ہوا ہے اس میں یہی لکھا گیا ہے کہ یہ تحریک ان سے متعلقہ نہ ہے۔ چنانچہ آج ہم نے اس تحریک کو National Highway Authority کو بھیجا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پیر تک اس کا جواب ہمیں موصول ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو کیا اسے Monday تک pendingکر دیا جائے؟

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! جب میں نے یہ تحریک استحقاق ہاؤس میں پڑھی تھی تو اس وقت راجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ اس آفیسر کے خلاف وہاں پر انکوائری ہو رہی ہے، اسے معطل کیا جا چکا ہے لہذا اس تحریک کو آج pendingکر لیں تاکہ انکوائری رپورٹ آ جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! مجھے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے آج یہ جواب موصول ہوا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ کل جب یہ ایوان میں پیش ہوئی تھی تو میں نے کہا تھا کہ اس کا جواب مجھے موصول نہیں ہوا۔ آج لوکل گورنمنٹ کی طرف سے جو جواب مجھے دیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یہ تحریک لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ نہ ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں اگر NHAکا interim جواب

آیا ہے تو میں Monday کو پیش کر دوں گا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب والا! یہ پچھلے اجلاس کی بات ہے۔ وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ اس آفیسر کو معطل کر دیا گیا ہے اور انکوائری ہو رہی ہے لہذا اسے اگلے اجلاس تک pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: آج میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اس آفیسر کو معطل کیا جا چکا ہے تو تب بھی یہ ریکارڈ پر موجود ہو گا۔ جو میں نے جواب دیا ہے وہ بھی ریکارڈ پر موجود ہو گا۔ میں اسی لئے عرض کر رہا ہوں کہ آپ اسے Monday تک pending کر لیں۔ میں Monday کو ریکارڈ دیکھ کر جواب دے دوں گا۔

ضلع ناظم اور پولیس انتظامیہ کی غفلت اور نااہلی کی وجہ سے شر پسندوں کا اسمبلی بلڈنگ کو نشانہ بنانا

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک Monday تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ آپ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں یا وہ جو ایک خصوصی کمیٹی probe کر رہی ہے اس کے سپرد کرنا ہے تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس کی پھر رپورٹ اسمبلی میں آنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! مناسب رہے گا کہ اسی کمیٹی کو refer کر دیجئے جو already یہ کام کر رہی ہے اور اس کی رپورٹ ہم ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو اسی کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

سید احسان اللہ وقاص: مہربانی، شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک استحقاق نمبر17 بھی سید احسان اللہ وقاص اور چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب آپ کی ایک تحریک استحقاق ہو چکی ہے لہذا ابھی دوسری نہیں ہو سکتی۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب! آپ اسے pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے یہ تحریک Monday کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر18 ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید احسان اللہ وقاص اور چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: اس کو بھی pending فرمادیں۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک ممبر نے تحریک استحقاق دی جسے move ہونے کے بعد آپ نے Special Committee کے سپرد کیا ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ کیا رولز اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ تحریک استحقاق کو آپ کسی Special Committee کے سپرد کر دیں، استحقاق کمیٹی کے سپرد نہ کریں۔ اس بارے میں آپ اپنی رولنگ دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ان کی خواہش کے مطابق ایسا کیا گیا ہے۔

راجہ ریاض احمد: کیا رولز اس کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ اس پر رولنگ دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے آپ تشریف رکھیں۔ چونکہ میں نے اس بارے میں فیصلہ کر دیا ہے لہذا یہی میری رولنگ ہے۔ تحریک استحقاق نمبر18 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک جناب یاسر عرفات خان جتوئی کی طرف سے ہے۔ تشریف نہیں رکھتے، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق بھی یاسر عرفات خان جتوئی صاحب کی ہے۔ یہ بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ نورالنساء ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔ ان کی طرف سے اسے pending کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ لہذا اسے پیر تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق چودھری عبدالغفور صاحب کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک محترمہ لبنیٰ ثاقب ملک صاحبہ کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ان سے میری بات ہوئی ہے اور ان کے

grievances resolve ہو گئے ہیں اس لئے وہ اپنی تحریک کو پیش نہیں کرنا چاہتیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے ، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک پرویز رفیق صاحب کی طرف سے ہے۔ ان کی طرف سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ ان کی تحریک کو pending کر لیا جائے تو اسے Tuesday تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک سید عبدالعلیم شاہ صاحب کی ہے۔

سیکرٹری صحت کا معزز رکن اسمبلی سے توہین آمیز سلوک

سید عبدالعلیم شاہ: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ میں تقریباً تین سال کے بعد اس اسمبلی میں پہلی مرتبہ تحریک استحقاق پیش کر رہا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق صرف میری نہیں بلکہ حقیقت میں پورے پنجاب اسمبلی کے ارکان کی تحریک استحقاق بنتی ہے۔

جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں اپنے حلقہ کے توسیع منصوبہ برائے ہسپتال کے لئے سیکرٹری صحت کے پاس گیا تو اس وقت وہ ایک میٹنگ میں مصروف تھے۔ جب میں نے اپنا کارڈ بھیجا تو انھوں نے کہا کہ پندرہ منٹ انتظار کریں۔ مجھ سے قبل ہماری ایک معزز خاتون ممبر اسمبلی وہاں دو گھنٹے سے سیکرٹری کا انتظار کر رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد سیکرٹری صحت ایک فرد کے ہمراہ جس کے ساتھ وہ میٹنگ کر رہے تھے کمرے سے باہر آئے اور جب میں نے ان سے اپنے حلقہ کے ہسپتال کی اپ گریڈیشن کی بات کی اور کہا کہ آپ اس کو ملتوی کیوں کر رہے ہیں جبکہ پنجاب اسمبلی اور وزیر اعلیٰ 2005-06 کے بجٹ میں ہسپتال کی اپ گریڈیشن منظور کر چکے ہیں۔ اس پر سیکرٹری صاحب نے کہا کہ ہم وزیر اعلیٰ اور ارکان اسمبلی سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ منصوبہ قابل عمل نہیں ہے اور ہم بہتر جانتے ہیں کہ کیا چیز بہتر ہے اور کیا چیز بہتر نہیں ہے۔ سیکرٹری صحت نے نہ صرف موجودہ اسمبلی کی توہین کی بلکہ پنجاب اسمبلی کے ارکان کا استحقاق مجروح کیا۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے اس تحریک میں وہ الفاظ استعمال نہیں کئے جو سیکرٹری صحت نے

اس وقت میرے ساتھ استعمال کئے تھے۔06-2005 کا بجٹ یہاں پر موجود ہو گا اس میں ڈیرہ غازی خان کے ہسپتال کی upgradation کا منصوبہ نہ صرف منظور کیا گیا تھا بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اسے پاس کیا۔ اسمبلی کے پچھلے بجٹ میں بھی وہ منصوبہ ongoing سکیم کے طور پر آیا لیکن جب سے موجودہ سیکرٹری صحت آئے ہیں انھوں نے آتے ہی اس منصوبے کی نہ صرف مخالفت شروع کر دی بلکہ اس دن انھوں نے میرے ساتھ جو رویہ رکھا میں اسے بیان بھی نہیں کر سکتا۔ اس واقعہ کے بعد جب سیکرٹری صحت ڈیرہ غازی خان گئے اور خود جا کر اس ہسپتال کی صورتحال کو دیکھا تو اب کہتے ہیں کہ میں غلط تھا اور علیم شاہ ٹھیک تھا۔ اس ہسپتال کو تو اڑھائی سو بیڈ کا نہیں بلکہ پانچ سو بیڈ کا ہونا چاہئے۔ نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ ایک چیز جو اسمبلی سے بجٹ کی صورت میں پاس ہوئی ہو اسے سیکرٹری صحت کیسے تبدیل کر سکتے ہیں؟ میں تو وزیر صحت کی برداشت کو داد دیتا ہوں کہ انھوں نے موجودہ سیکرٹری صحت کو کتنی دیر سے برداشت کیا ہوا ہے اس لئے میری آپ سے اور معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں پہلے وزیر صحت سے جواب تو لے لوں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! مجھے بات کر لینے دیں وہ اکٹھا جواب دے دیں گے اس طرح ٹائم بھی ضائع نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں حکومت پنجاب کا چار ہسپتالوں کو upgrade کرنے کا منصوبہ تھا۔ ان میں ایک خانیوال، ایک ڈیرہ غازی خان، ایک شیخوپورہ اور ایک گوجرانوالہ کا تھا چونکہ میں بجٹ کو پڑھتا ہوں اور جب میں تفصیل میں گیا ممکن ہے میرے بھائی علیم شاہ صاحب نے تفصیل نہیں پڑھی۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ جب سال کا اختتام ہو گا تو شیخوپورہ کے ہسپتال کا 98 فیصد کام مکمل ہو چکا ہو گا۔ گوجرانوالہ کے ہسپتال کا بھی سو فی صد کام مکمل ہو چکا ہو گا لیکن سال کے اختتام پر ڈیرہ غازی خان اور خانیوال کے ہسپتالوں کا دو دو فیصد مکمل ہو گا۔

جناب والا! میری دوسری عرض ہے کہ آپ جب ہیلتھ سیکرٹری تھانیدار گروپ /

ڈی ایم جی کلاس سے لائیں گے جسے ڈاکٹروں کا پتا ہے نہ مریض کا پتا ہے اور نہ ہی مسائل کا پتا ہے۔ وہ بندہ صحت کے صحیح رزلٹ نہیں دے سکتا۔ وزیر صحت اس بارے میں ضرور غور کریں کہ وہ بندہ جسے ہیلتھ کا تجربہ ہو، جس کا بطور ڈاکٹر بیس پچیس یا تیس سال کا صحت کے بارے میں تجربہ ہو اگر آپ اسے سیکرٹری صحت لگائیں گے تو اسے معاملات کا بھی پتا ہو گا اور ممبران سے بھی عزت کے ساتھ پیش آئے گا اور نتیجہ بھی بہتر ہو گا۔ لہذا میں اس معاملے میں علیم شاہ صاحب کی بھرپور حمایت کرتا ہوں چونکہ یہ ڈیرہ غازی خان سے تھے اس لئے ان کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا گیا۔ اگر فیصل آباد یا شیخوپورہ سے کوئی ممبر ہوتا تو وہیں اس کا حساب کتاب برابر کر دیتا۔ ہم شریف لوگ ہیں اس لئے وہ جرأت کر جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق ابھی مجھے ملی ہے۔ محکمے نے ابھی اس کا جواب نہیں دیا۔ ہمارے لئے علیم شاہ صاحب اور جاوید صدیقی صاحب بڑے معزز ممبر ہیں لیکن میں اتنی گزارش کروں گا کہ مجھے ایک دو دن دے دیجئے تاکہ میں محکمے سے جواب لے لوں پھر اس کے بعد اسے take up کر لیں۔

سید عبدالعلیم شاہ: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ میں نے جو بات کہی ہے کیا یہ غلط ہے، کیا یہ بات ان کے علم میں نہیں ہے کہ سیکرٹری صحت نے اس منصوبے کا بیڑا غرق کرنے کی پوری کوشش کی؟ اس وقت ہماری معزز ممبر نہیں بیٹھیں وہ دو اڑھائی گھنٹے سے ان کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ممبران اسمبلی کا رویہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ مجھے اس منصوبے کے پیچھے لگے ہوئے ساڑھے تین سال ہو گئے ہیں اور میں ان ساڑھے تین سالوں میں اس منصوبے کے لئے جتنا بھی کر سکتا تھا کیا۔ یہاں پر رانا ثناء اللہ صاحب اور احسان الحق نولاٹیا صاحب سے بھی میری بحث ہوئی اور اسی بات پر وزیراعلیٰ صاحب نے اسے بجٹ میں بھی رکھا۔ موجودہ سیکرٹری صحت سے میں نے پوچھا کہ آپ نے ڈیرہ غازی خان کے ہسپتال کی فائل پڑھی ہے؟ I can't study the file but I know everything میں نے کہا کہ آپ اس کو پڑھ کر دیکھیں۔ آپ کہتے ہیں کہ منصوبہ ناقابل عمل ہے۔ پنجاب اکنامک ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سے آپ منصوبے کی سٹڈی کراتے ہیں۔ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اس منصوبے کی ریسرچ کرائی اور یہاں سے چار ڈائریکٹرز ڈیرہ غازی خان گئے اور انھوں نے اپنی سٹڈی رپورٹ میں کہا کہ یہ ہسپتال آج سے دس سال پہلے

upgrade ہونا چاہئے تھا اور اسے بننا چاہئے تھا۔ میں نے سیکرٹری صحت سے کہا کہ آپ نے پڑھا نہیں، آپ نے دیکھا نہیں، آپ نے فائل نہیں دیکھی تو آپ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو کیسے لکھ کر دے رہے ہیں کہ یہ منصوبہ قابل عمل نہیں ہے۔ اب بیس دن پہلے سیکرٹری صحت نے میرے حلقے کا دورہ کیا اور وہاں اعلان کر کے آئے کہ اس ہسپتال کو 500 بیڈ کا ہونا چاہئے۔

جناب والا! ہماری عزت کا معاملہ ہے۔ اگر اس قسم کی صورتحال رہے گی کہ وزیر صحت معاملے کی تحقیقات کریں گے تو پھر ہم بھی معاملے کی بہت سی تحقیقات کیا کریں گے۔ وزیر صحت کی یہ بات غلط ہے۔ میں غلط نہیں کہہ رہا بلکہ بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں اور میں نے ساڑھے تین سال کے اندر پہلی تحریک اس ایوان میں پیش کی ہے۔ میں نے یہ تحریک استحقاق اپنے حلقے کے عوام کے لئے دی ہے اور اس اسمبلی کے استحقاق کے لئے دی ہے کہ بجٹ میں آئی ہوئی ایک چیز کو سیکرٹری صحت بغیر اسمبلی کی منظوری حاصل کئے کیسے تبدیل کر سکتا ہے؟ اس نے اراکین اسمبلی کے ساتھ جو رویہ رکھا ہے ہم اس کے چپڑاسی نہیں ہیں۔ ہم اس کے چوکیدار نہیں ہیں بلکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں اور ہمارا آئینی حق ہے اس لئے میں وزیر صحت سے درخواست کروں گا کہ اس تحریک کو مجلس استحقاقات میں جانے دیں پھر معاملے کی تحقیق کر لیں۔ استحقاق کمیٹی میں جانے کے بعد کوئی بم بلاسٹ نہیں ہوگا۔ سیکرٹری صحت ان کے ساتھ کیا کریں گے؟ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمت کریں اور بتائیں کہ سیکرٹری ہیلتھ ان کے ساتھ کتنا co-operate کرتے ہیں یا ان کی محکمہ صحت میں کیا پوزیشن ہے؟

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں علیم شاہ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ آج سے ایک سال پہلے جب اسی ایوان میں اسی موضوع پر یہ بات چل رہی تھی تو انھوں نے اس بات کو تسلیم کیا۔ اس وقت میرا موقف تھا کہ حکمران جنوبی پنجاب کے معاملے میں جو اعداد و شمار دیتے ہیں ان پر عملدرآمد کے معاملے میں اتنی سستی اختیار کرتے ہیں کہ اس پر عملدرآمد ہو ہی نہیں پاتا لیکن یہ اعداد و شمار دکھا دیتے ہیں کہ ہم نے جنوبی پنجاب کو یہ دے دیا وہ دے دیا۔ جب پنڈی بھٹیاں سے فیصل آباد موٹروے بنتا ہے تو ایک سال میں مکمل ہوتا ہے اور جب فیصل آباد سے ملتان موٹر وے کی بات ہو تو پانچ سالوں میں feasibility complete نہیں ہو پاتی۔ آج سے ڈیڑھ سال

پہلے میں نے اسی ہسپتال کا معاملہ اٹھایا تھا۔ میں علیم شاہ صاحب کی فراخ دلی اور وسیع سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کا مشکور ہوں کہ انھوں نے بڑے کھلے دل کے ساتھ تسلیم کیا ہے کہ میں نے ڈیڑھ سال پہلے بات کی تھی کہ یہ ہسپتال کا منصوبہ صرف دکھاوے کے لئے ornamental کے طور پر رکھا گیا ہے اور اسے کرنے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ میں نے کہا تھا کہ یہ ڈیرہ غازی خان یونیورسٹی کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت تحریک استحقاق پر بات ہو رہی ہے۔ آپ یہ بات بجٹ کے دوران کریں اور آپ کو پورا موقع ملے گا۔ جی، وزیر صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں علیم شاہ صاحب کی بات کی مکمل حمایت کرتی ہوں کیونکہ کسی بھی سول سرونٹ کا یہ حق نہیں بنتا کہ ہمارے کسی معزز ممبر کی توہین کرے۔ چاہے وہ کسی بھی میٹنگ میں بیٹھے ہوں۔ حکومتی بنچز سے معزز ممبران جائیں یا اپوزیشن سے They are public servants اس لئے میں بھرپور سفارش کرتی ہوں اور وزیر موصوف سے بھی گزارش کرتی ہوں کہ اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس سے سختی سے نمٹا جائے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! اس سلسلے میں سرکاری مؤقف آ چکا ہے تو اب اس تحریک استحقاق کو آپ استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری نے سرکاری مؤقف ہی بیان کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ میں ابھی اس پر فیصلہ دینے والا ہوں۔ I am just getting opinion. جناب لنڈ صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب والا! ایک معزز رکن اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ میرے خیال میں اس مسئلے پر پورے ایوان کو اس کی حمایت کرنی چاہئے کہ ایک معزز رکن کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑی افسوسناک صورتحال ہے کہ بات ابھی مکمل نہیں ہوتی تو ہم اس کو غلط پیرائے میں لے جاتے ہیں کہ ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کس نے کہا ہے کہ ممبر کا استحقاق مجروح نہیں ہوا لیکن گزارش صرف اتنی ہے کہ ہمارے معزز منسٹر صاحب موجود ہیں ان کو سنا جائے کیا پتا وہ خود اس بات پر کوئی ایکشن لینا چاہتے ہوں لیکن ان کو پہلے سن تو لیا جائے۔ ان کو سنے بغیر اگر ہم کہیں گے کہ کمیٹی کو بھیج دیں تو مناسب نہیں ہوگا۔ کم از کم محکمے کا موقف تو آ جائے۔ محکمے کا موقف انہوں نے ہی deal کرنا ہے۔ اس لئے پہلے ان کو سن لیں پھر وہ جو فرمائیں اس کی روشنی میں آپ کوئی فیصلہ فرمائیں۔ جو آپ حکم دیں گے اس کی تعمیل ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! جب معزز رکن علیم شاہ صاحب نے بات کی کہ وہ وہاں پر گئے اور ان کو respectable طریقے سے deal نہیں کیا گیا۔ کوئی بھی آفیسر چاہے وہ سیکرٹری ہو یا کوئی جونیئر آفیسر ہو اسے اچھی طرح سے پیش آنا چاہئے وہ تو پھر اس اسمبلی کے معزز رکن ہیں اور ان کا یہ حق ہے اور استحقاق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہو یا گورنمنٹ کا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ ہو ہماری پالیسی یہ ہے کہ ممبر کی respect کی جائے، State کا کوئی بھی organ ہو کوئی بھی آفیسر ہو respect اس کی ذمہ داری ہے کیونکہ بہت سارے معاملات میں ہمارے ممبران سیکرٹریوں کے پاس، ایڈیشنل سیکرٹریوں کے پاس، ڈائریکٹر جنرلز کے پاس جاتے ہیں۔ آج تک میرے محکمے میں خواہ وہ ایم ایس ہو، پرنسپل ہو، کسی بھی ممبر کے ساتھ چاہے وہ اپوزیشن کا ممبر ہو، حکومتی بنچوں کا ممبر ہو اگر ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ اس ممبر کے ساتھ کسی قسم کی بھی زیادتی ہوئی ہو تو گورنمنٹ اس کو برداشت نہیں کرتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ علیم شاہ صاحب نے یہ بات کل پارلیمانی کمیٹی کی میٹنگ میں بھی raise کی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس کا سختی سے نوٹس لیا تھا۔ جس طرح راجہ صاحب نے کہا ہے ہم اس پر کوئی debate نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔ میں تو خود چاہتا ہوں اور آج تک کوئی تحریک استحقاق جو کسی ممبر کی عزت کے بارے میں آئی ہے کوئی disrespect کے بارے میں آئی ہے تو I have never opposed that. میں نے ہمیشہ وہ استحقاق کمیٹی کو refer کی ہے اور اگر ہمارے معزز رکن محسوس کرتے ہیں جن کے ساتھ یہ

incidentہوا ہے کہ یہ زیادتی ہوئی ہے تو میں اس تحریک استحقاق کی حمایت کرتا ہوں اور It should be referred to the Privileges Committee.(نعرہ ہائے تحسین)

MR ACTING SPEAKER: After hearing from Mr Aleem Shah Sahib and from the House, it's a unanimous opinion that this case should be referred to the Privilege Committee.

SYED ABDUL ALEEM SHAH: Thank you House and thank you Mr Speaker, sir.

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے بعد تحریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! اس میں ایسے ہے کہ میری کل بھی وزیر قانون صاحب سے بات ہوئی تھی اور آج صبح بھی ہوئی ہے۔ ہم چاہتے یہ ہیں کہ آج کا جو وقفہ تحریک التوائے کار ہے اس میں وہ تمام تحاریک التوائے کار جو فیصل آباد کے سانحہ سے متعلق ہیں۔ پینے کے پانی میں سیوریج واٹر شامل ہو کر وہاں پر بڑی تباہی مچی ہے اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر قانون نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر Chair اس بات کو allow کرے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ وہ تمام تحاریک التوائے کار جو اس سے متعلقہ ہیں ان کو out of turn لے لیا جائے اور اس میں فیصل آباد سے جو ممبران تعلق رکھتے ہیں ان کو موقع دیا جائے اور اس کے علاوہ بھی اگر کوئی بات کرنا چاہے تو کر لے۔ لہذا ہم اس مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! رانا ثناء اللہ صاحب نے درست فرمایا ہے کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں اگر پانی سے متعلقہ فیصل آباد میں جو incident ہوا ہے اور ناقص پانی پینے کی وجہ سے واقعہ رونما ہوا ہے اس کے متعلق دوست اس معزز ایوان میں بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں آپ سے درخواست کروں گا کہ جس طرح سے یہ طے ہوا تھا کہ گورنمنٹ بزنس کو exhaust کر لیں۔ گورنمنٹ بزنس اتنا زیادہ بھی نہیں ہے کچھ تو اس میں صرف

introductionہے، کچھ layingہے اور اس کے بعد ایک ہمارا بل ہے اور اس بات پر یہ consensusہوا تھا کہ اس کے فوری بعد پانی کے مسئلے کو take upکیا جائے گا۔اگر وقت کی کمی ہوئی تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔اس بحث کو آپ continueکرکے سوموار تک لے جائیں۔ہم اس معزز ایوان کو اس مسئلے پر بات کرنے کے لئے پورا ٹائم دینا چاہتے ہیں۔معزز ممبران اس پر کھل کر بات کریں لیکن میری صرف استدعا ہے کہ جس طرح سے یہ طے ہوا ہے کہ پہلے قانون سازی کا بزنس جو کہ بڑا مختصر سا ہے اس کو لے لیا جائے اور اس کے بعد پانی پر بحث کا آغاز کیا جائے۔سارے دوستوں نے اس بات سے اتفاق کیا تھا اور جس بات پر اتفاق ہوا تھا وہ یہی بات تھی۔اگر آپ مناسب سمجھیں تو پہلے میں گورنمنٹ بزنس کو take upکرتا ہوں تو اس کے بعد آپ تحاریک التوائے کار کو لے لیں۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر:رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان:جناب والا!بات یہ ہوئی تھی کہ اگر تو تحاریک التوائے کار کے لئے جو آدھے گھنٹے کا وقفہ ہے اسی میں ہی یہ concludeہو جائے تو میرے خیال میں پھر اس کو اگلے دن پر لے جانے میں یا گورنمنٹ بزنس کے بعد میں لے جانے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔میرا خیال ہے کہ جتنے ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں چاہتے ہیں کہ in futureاس قسم کا سانحہ وہاں پر نہ ہو۔اس میں کوئی لمبی چوڑی بات نہیں ہے۔میرا خیال ہے کہ اسی آدھے گھنٹے میں یہ بات concludeہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:جناب والا!نہیں ہوگی،مجھے بھی پتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:آج جمعہ ہے اور جمعہ کی نماز کا وقت ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:جناب والا!ہم تو پانی کے مسئلے پر کھل کر بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ اگر وقت کم ہو تو سوموار کو بھی اس پر بات کر لیں۔آپ کھل کر بات کریں اور صرف آپ کی طرف سے ہی دوستوں نے بات نہیں کرنی ہماری طرف سے بھی دوستوں نے بات کرنی ہے اور جو ایک بات طے ہوئی تھی وہ یہی تھی۔رانا صاحب سے آج صبح بھی میری بات ہوئی ہے اور صبح بھی اسی بات پر consensusہوا ہے کہ پہلے ہم گورنمنٹ بزنس لے لیں گے جو کہ انتہائی مختصر ہے اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ تحاریک التوائے کار پر بحث کر لیں گے۔شکریہ

رانا ثناء اللہ خان:جناب والا!جب گورنمنٹ بزنس ہو جائے گا تو اس کے بعد پھر وقفہ نماز ہو جائے

گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی تو ساڑھے گیارہ بجے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں تو عرض کر رہا ہوں کہ ہم تو اس پر بحث سوموار کو بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آج جتنی چاہیں بحث کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! بحث تو جلدی conclude ہو جائے گی۔ قانون سازی کے لئے ان کو کتنا وقت چاہئے یہ بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! ہم پہلے قانون سازی کرنا چاہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس کو ہم پہلے ختم کر لیں اور اس کے بعد جتنا وقت آپ چاہیں بات کریں۔ جب آپ فیصل آباد کا issue highlight کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس کو وقت کے حوالے سے آدھے گھنٹے تک کیوں محدود کرنا چاہتے ہیں؟ آدھا گھنٹہ تو ہمارے وزیر صاحب نے لینا ہے جنہوں نے سارے اقدامات جواب تک ہوئے ہیں وہ سارے بیان کرنے ہیں گورنمنٹ نے وہاں پر صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے کروڑوں روپیہ دیا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اپنا point of view دینا ہے اس لئے آدھا گھنٹہ تو ہمارے وزیر صاحب نے تقریر کرنی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! اس میں پھر ایسے کر لیں discussion جو ہے آج اگر ٹائم بچے گا تو ہو جائے گی لیکن اس میں یہ ہے کہ ہماری جو تحاریک التوائے کار ہیں ان کو out of turn take up کر کے پڑھ لیا جائے اور اس کے بعد اس پر بحث قانون سازی کے بعد کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: عرض یہ ہے کہ بزنس ہمیں ختم کرنے دیں اس کے بعد ان ساری تحاریک التوائے کار کو اکٹھا کر کے ایک move کریں اور اس کے بعد پھر discussion کا آغاز ہو جائے۔

رانا ثناء اللہ خان: ایک تحریک التوائے کار کو ہم move کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔ ایک تحریک کو move کرنے کی اجازت دے دیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! میں move کر دیتا ہوں اور اس کا نمبر 442 ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! اس سلسلے میں ہماری بھی تحاریک التوائے کار ہیں ہمیں بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: وہ ساری اکٹھی ہو کر ایک ہی تحریک التوائے کار بنتی ہے اور یہ presume کر لیا جائے کہ سب کی طرف سے وہ اکٹھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو joint تصور کر لیا جائے اور تمام گروپس کو اس میں شامل سمجھا جائے۔ جی، شیخ اعجاز احمد!

فیصل آباد میں پینے کے پانی میں گندے پانی کی آمیزش کی وجہ سے ہیضہ کی وباء اور چار بچوں کی ہلاکت

شیخ اعجاز احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مورخہ 19۔ مئی 2006 کی شائع ہونے والی اخبار کے مطابق " فیصل آباد شہر میں واسا کی طرف سے سپلائی کئے جانے والے پانی میں گٹروں اور فیکٹریوں کے خطرناک کیمیکلز کی ملاوٹ سے شہر میں ہیضہ کی وباء پھوٹ پڑی ہے۔ جس سے غلام محمد آباد کے علاقہ میں چار بچے ہلاک ہو گئے جبکہ گندے پانی سے متاثر ہونے والے 400 کے قریب افراد کو ہسپتال لایا گیا جن میں سے 70 افراد کی حالت انتہائی تشویشناک ہے جبکہ جنرل ہسپتال فیصل آباد میں 46 مریضوں کو داخل کرنے کا انتظام ہے۔" غلام محمد آباد میں گندے پانی سے چار بچوں کی ہلاکت پر نہ صرف اہلیان غلام محمد آباد بلکہ پورے شہر کے باسیوں میں واسا کے خلاف زبردست اشتعال اور خوف وہراس پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج مصدرہ 2006

MR. ACTING SPEAKER: Minister for law.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:

Sir, I move to introduce Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006.

MR. ACTING SPEAKER: The Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006, has been introduced in the House under Rule-91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Irrigation and Power for report up to 31st july 2006. Minister for law!

مسودہ قانون نظر ثانی طبی سہولیات عوامی نمائندگان پنجاب مصدرہ 2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce The Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill 2006.

MR. ACTING SPEAKER: The Punjab Revision of Medical Facilities of Public Representatives Bill, 2006 has been introduced in the House under Rule-91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 31st July 2006.

MR. ACTING SPEAKER: Minister for law!

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006.

MR. ACTING SPEAKER: The University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill 2006has been introduced in the House under Rule-91(5) of the Rules of Proceedure of the

Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is refered to the Standing Committee on Agriculture for report up to 31st july 2006. Minister for law!

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce The Punjab Civil Servants (amendment) Bill, 2006.

MR. ACTING SPEAKER: The Punjab Civil Servants (amendment) Bill, 2006 has been introduced in the House under Rule-9(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report up to 31st July 2006. Minister for law.

مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce The Ali Institute of Education Lahore Bill, 2006.

MR ACTING SPEAKER: The Ali Institute of Education Lahore Bill, 2006 has been introduced in the House under Rule-91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is refered to the standing committee on Education for report up to 31st July 2006. Minister for law.

ہنگامی قانون

(جو متعارف ہوئے)

ہنگامی قانون (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:

Sir, I move to introduce The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Ordinance2006.

MR. ACTING SPEAKER: The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Ordinance 2006 has been laid on the table of the House it is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule-91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit his report up to 31st July 2006. Minister for law!

ہنگامی قانون(ترمیم) تحفظ صارفین پنجاب مجریہ2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce The Punjab Consumer Protection (Amendment Ordinance 2006.

MR. ACTING SPEAKER: The Punjab Consumer Protection (Amendment) Ordinance 2006 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule-91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Industries with the direction to submit his report up to 31st July 2006. Minister for law!

ہنگامی قانون(ترمیم)شہری ترقی پنجاب مجریہ2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce The Punjab Development of Cities (Amendment) Ordinance 2006.

MR. ACTING SPEAKER: The Punjab Development of Cities (Amendment Ordinance2006 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a bill introduced in the House in the

Rule-91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee in House on Urban Development and Public Engineering with the direction to submit hisreport up to 31st July 2006. Minister for law.

ہنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2006

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2006.

MR. ACTING SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2006 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule-91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Devlopment with the direction to submit his report up to 31st July 2006.

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں ایک رہنمائی چاہتا ہوں۔ آپ نے لوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا ہے۔ پریذیڈنٹ کی منظوری کے بغیر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں اس ہاؤس سے کوئی amendment ممکن ہی نہیں ہے تو سٹینڈنگ کمیٹی اس میں کیا کرے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ ایک Constitutional requirement ہے جس کو ہم پورا کر رہے ہیں اور ہم نے یہ amendment with the approval of the government move کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! amendment Bill کے ساتھ نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ اگر

کل کو پریذیڈنٹ صاحب کا موڈ otherwise ہو جائے وہ کہیں کہ جناب! یہ آپ نے کیوں کیا ہے تو یہ فوری طور پر withdraw کر کے بھاگ جائیں گے یا کہیں گے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں دبا رہنے دیا جائے تو یہ اس ہاؤس کی prestige کا مسئلہ ہے۔ ان کو وہ reference اس کے ساتھ لگانا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس سے پہلے جب amendment کی تھی تو ایسا ہی ہوا تھا۔

MR. ACTING SPEAKER: This point can be raised in the Standing Committee as well. (Interruption)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جب تک ہمیں prior permmission نہ ہو تب تک ہم amendment move ہی نہیں کرتے۔ ہم prior permission لے کر اس کو move کر رہے ہیں اور یہ پہلے بھی اسی طرح ہوا تھا اور اب بھی اسی طرح ہو رہا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ prior permission کے بغیر کوئی amendment دے ہی نہیں سکتے۔ اب جن amendments کی انہیں prior permission مل گئی ہے اس کے مطابق یہ amended Bill لے آئے ہیں۔ اب اس میں Standing Committee کیا کرے گی، اب اس میں یہ ہاؤس کیا کرے گا؟ یعنی یہ تو ہمارے اس سسٹم کی بدبختی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ ان کا کام نہیں ہے اور فائل پر باقاعدہ approval موجود ہے۔ میں وہ بھی انہیں دکھادوں گا لیکن کمیٹی نے کیا کرنا ہے وہ اس وقت discuss نہیں کیا جا سکتا۔ وہ کمیٹی ہی اپنی میٹنگ میں discuss کر سکتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ permission انہیں مل گئی ہے کہ آپ یہ amendments کر سکتے ہیں۔ یہ فرمائیں کہ یہ ان سے آگے پیچھے جا سکتے ہیں؟ جب یہ نہیں جا سکتے تو سٹینڈنگ کمیٹی اس میں کیا کرے گی، یہ ہاؤس اس میں کیا کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی اس کو دیکھے گی اور اس میں improvements کرے گی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! کمیٹی اس میں improvements کر ہی نہیں سکتی۔ کمیٹی تو اس میں ایک "coma" یا "full stop" کو آگے پیچھے نہیں کر سکتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جب کمیٹی سے ہو کر ہاؤس میں آ جائے گا تو پھر اس کو دیکھا جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! تو پھر بات یہ ہے کہ یہ اس ہاؤس کے ساتھ مذاق کے مترادف نہیں ہے؟ انہوں نے خود کو تو جنرل مشرف کے پاس گروی رکھا ہوا ہے تو اب انہوں نے اس پورے ہاؤس کو گروی رکھ دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تو وہ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہو چکا ہے، سٹینڈنگ کمیٹی نے اس پر اپنے views دینے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! کمیٹی اس پر views دے ہی نہیں سکتی۔ ہاؤس بھی views نہیں دے سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں آپ لوگ بھی ہوں گے، ادھر اپنے views دے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس پر کچھ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اس صورتحال میں یہ ہاؤس بے بس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ views کمیٹی میں دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: آپ کو چاہئے کہ جو وردی کے حق میں قرار دادیں پاس کرتے رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے اپنے views دینے ہیں تو کمیٹی میں دے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: یہ کر ہی نہیں سکتے۔ ان کا اختیار ہی نہیں ہے۔

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ ہمارے معزز رکن رانا ثناء اللہ خان بہت سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ جس point کی طرف یہ بار بار refer کر رہے ہیں تو legislation is ongoing process اور یہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ prior approval کی بات کر رہے ہیں تو کسی issue میں یا کہیں پر کوئی کمزوری ہوتی ہے یا improvement کی ضرورت ہوتی ہے تو اس میں issue کی prior approval ہوتی ہے۔ اس کو قانونی شکل دینا اور اس کے خدوخال کس طرح سے ہوں گے اور کس طرح عملدرآمد ہو گا۔ یہ کام سٹینڈنگ کمیٹی نے ہی کرنا ہوتا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی ہی اس کو بنا کر دے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انھوں نے پہلے بات کی کہ کیا صدر صاحب کی approval موجود ہے یا نہیں؟ اس کا میں نے جواب دیا کہ فائل پر approval موجود ہے۔ اب یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے role پر آ گئے ہیں کہ اس نے اس پر کیا کرنا ہے؟ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جانے دیں، اس مسئلے کو اٹھانے کا کام سٹینڈنگ کمیٹی کا ہے کہ انھوں نے اس پر کیا کرنا ہے، کیا کر سکتے ہیں یا کیا کچھ وہ نہیں کر سکتے؟ اگر سٹینڈنگ کمیٹی اس پر اپنی کوئی رائے دینا چاہتی ہے یا کوئی ترمیم دینا چاہتی ہے تو That can be reffered to Fedral Government again کہ ہم یہ کرنا چاہتے ہیں اس کی permission لی جا سکتی ہے۔ آپ کیوں سارے Constitutional process کو block کرنا چاہتے ہیں اور یہ stage ہی نہیں ہے کہ اس بات کو discuss کریں کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے کیا کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ جو چیز شیڈول-VI میں شامل ہے۔ ہم یہاں پر اس کو discuss نہیں کر سکتے، ہم اس کو ہاتھ تک نہیں لگا سکتے سوائے اس کے کہ جب تک ہم صدر سے اس کی approval نہیں لیتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہم نے approval لے لی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ ہاؤس میں پیش کریں۔ انھوں نے صدر سے approval لی ہے تو یہ ہاؤس میں پیش کریں، یہ دکھائیں کہ ہم نے approval لی ہے۔ اس وقت تک ہاؤس میں یہ بل یا ترمیمی بل پیش ہی نہیں ہو سکتا جب تک صدر کی prior approval ہاؤس میں پیش نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جو کام گورنمنٹ کا کرنے والا ہے وہ کام بگو صاحب کروا رہے ہیں۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ہم approval کے بغیر یہ بل آپ کے سامنے لے آئے ہیں اور ایک Constitutional requirement تھی اس کو ہم نے violate کر دیا ہے۔ میرے پاس فائل موجود ہے اور میں یہ ایوان کی میز پر رکھتا ہوں آپ اس کا ملاحظہ فرمالیں۔ اس پر گورنمنٹ نے پہلے approval لی ہے اور پھر ہم ترمیم پیش کر رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: اگر approval موجود ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم آئین کے آرٹیکل144 کے تحت ایک قرارداد ہے۔وزیر متعلقہ اپنی قرارداد پیش کرنے کی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ قرارداد ہم سوموار کو لانا چاہتے ہیں۔اس سے پہلے میری استدعا ہے کہ ہم legislation لینا چاہتے ہیں۔انشاءاللہ تعالیٰ قرارداد ہم سوموار کو لے کر آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو pending کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون ایمرجنسی سروس پنجاب مصدرہ 2005

MR ACTING SPEAKER: Now we take up the Punjab Emergency Service Bill 2005. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Punjab Emergency Service Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Emergency Service Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Emergency Service Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Health be, taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR ACTING SPEAKER: Now we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE - 3

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 4

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 5

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is

from Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move -

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Health, in sub-clause (91), para (b) shall be omitted and the subsequent paras be renumbered accordingly."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Health, in sub-clause (91), para (b) shall be omitted and the subsequent paras be renumbered accordingly."

The amendment moved and the question is -

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Health, in sub-clause (91), para (b) shall be omitted and the subsequent paras be renumbered accordingly."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: The question is -

> "That Clause 6 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> "That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 14

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 15

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 16

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 17

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 18

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 19

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 20

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 21

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 22

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 23

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 24

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is;

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 25

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 26

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 27

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 27 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That in Clause 27 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Health, for the words "carrying

out or giving effect to this Act", occurring at the end, the words "carrying out the purposes or giving effect to the provisions of this Act" be substituted."

MR ACTING SPEAKER: The motion was moved is:

"That in Clause 27 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Health, for the words "carrying out or giving effect to this Act", occurring at the end, the words "carrying out the purposes or giving effect to the provisions of this Act" be substituted."

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 27 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Health, for the words "carrying out or giving effect to this Act", occurring at the end, the words "carrying out the purposes or giving effect to the provisions of this Act" be substituted."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: The question is:

"That Clause 27 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move that the Punjab Emergency Services Bill, 2005 be passed.

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Emergency Services Bill, 2005
be passed."

(The Bill was passed.)

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)
بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت سال2004
کاایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Now Annual Report of the Punjab Bait ul Mal for the year 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to lay the Annual Report of the Punjab Bait ul Mal for the Year 2004.

MR ACTING SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Bait ul Mal for the Year 2004 has been laid.

پالیسی کے اصولوں پر پابندی اوران پر عملدرآمد کی سالانہ رپورٹ
بابت سال2004کاایوان میں پیش کیا جانا

MR ACTING SPEAKER: Now Annual Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the Year 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to lay the Annual Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the Year 2004.

MR ACTING SPEAKER: The Annual Report on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the Year 2004 has been laid.

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ جو بل ابھی پاس ہوا ہے اس میں ہم نے 15 ترامیم دی ہوئی تھیں لیکن جناب وزیر قانون کی اس یقین دہانی پر کہ وہ ہماری ساری مثبت باتیں اس میں شامل کریں گے اور انہوں نے کی ہیں اس لئے ہم نے یہ ترامیم واپس لے لیں۔ وزیر قانون جب ایک سال بعد پریس کانفرنس کرتے ہیں تو اس میں یہ فرمادیتے ہیں کہ اپوزیشن کی کوئی کارکردگی نہیں ہے اور کوئی ترامیم move نہیں کرتے۔ اگر ہماری 15 ترامیم یہاں پر move ہوتیں تو 15 دن میں یہ بل پاس نہ ہوتا۔ یہ ایک بہت مثبت ادارہ ہے اور بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ ہم اس کے ساتھ مثبت قانون سازی کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہم نے ان ترامیم کو move نہیں کیا اور سب کو واپس لے لیا۔ میری اسی سلسلے میں یہ بھی گزارش ہوگی کہ پنجاب اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی کا اجلاس نہ بلانے کے معاملے میں آپس میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس مقابلے کو بھی ختم کرنا چاہئے۔ چار چار مہینے پنجاب اسمبلی کا اجلاس نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قانون سازی میں بھی delay ہوتی رہتی ہے۔ ہم جب دیکھتے ہیں کہ سندھ اسمبلی اور سرحد اسمبلی کا اجلاس سارا سارا سال چلتا رہتا ہے اور ہم بڑی مشکل سے، بھاگ دوڑ کر، پیچھے سے پکڑ کر جیسے کسی جانور کی دم کو پکڑتے ہیں اسی طرح ہم پارلیمانی دن جو آئین میں لکھے گئے ہیں ان دنوں کو پورا کرنے کے لئے بمشکل چھٹیاں ڈال کر پورا کرتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہم کوئی اچھی روایت قائم نہیں کر رہے۔ اسمبلی کا اجلاس بلایا جانا چاہئے اور اس کے اندر مختلف issue کو زیر بحث لانا چاہئے۔ اسمبلی کے اجلاس کے لئے بے شمار مختلف چیزیں اپوزیشن کی طرف سے ہم پیش کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ ان کو زیر بحث لاکر پنجاب حکومت کی انتظامی صورتحال کو بہتر کیا جاسکے۔ بہت بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ابھی احسان اللہ وقاص صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں اس پر تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے چیف منسٹر پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کے ایک initiative کو جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ صحیح معنوں میں ایک عوامی مفاد کا بل تھا اس کے پاس کرنے میں انہوں نے تعاون کیا اس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ آج تک ہم جو بھی قانون سازی لے کر آتے ہیں ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ عوامی مفاد کی قانون سازی ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے ہماری

اپوزیشن کو اس بات سے اتفاق کرنا پڑے گا کہ یہ موجودہ اسمبلی ایک واحد اسمبلی ہے جس میں ہم نے یہ روایت ڈالی ہے کہ اپوزیشن کی ترامیم کو بھی ہم نے شامل کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ کے لئے اپوزیشن کی طرف سے جو بھی مثبت ترامیم آئیں گی، اگر ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو accommodate کیا جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں ایک دفعہ پھر پورے معزز ایوان کی طرف سے چودھری پرویز الٰہی صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس initiative پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں نے کل بھی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ گزارش کی تھی کہ یہ ایک ایسا initiative ہے جس سے ایک عام آدمی کو فائدہ ہوا ہے اور آج جس آدمی کے گھر کوئی ایمرجنسی ہوتی ہے وہ اگر 1122 پر ٹیلیفون کرتا ہے تو اس کو response ملتا ہے۔ کسی کی جان بچتی ہے اس کی دعائیں گورنمنٹ آف پنجاب کو جاتی ہیں اور آئندہ بھی ایسے initiative آئیں گے۔ اجلاس بلانے کے سلسلے میں بھی کل ہم نے آپس میں بات کی ہے لیکن کسی سے ہمارا comparison نہیں ہے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر یا کسی دوسری جگہ ایک ریکارڈ لیجسلیشن کی بات کرتے ہیں تو اس کا کریڈٹ پوری اسمبلی کو جاتا ہے۔ اس لئے کارکردگی کے حوالے سے پنجاب اسمبلی کا کسی دوسری اسمبلی سے موازنہ کرنا مناسب نہیں ہو گا کیونکہ ہماری کارکردگی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے لیکن اجلاس بلانے میں جو تاخیر تھی وہ میرے بھائیوں کو پتا ہے کہ اس کی بھی ایک وجہ تھی جس بناء پر اجلاس نہ بلا سکے۔ ہمارے اسی ایوان کا وفد جو کہ پچاس معزز ممبران پر مشتمل تھا جس نے انڈیا جانا تھا ان کے پروگرام کی وجہ سے یہ کنفیوژن پیدا ہوئی، نہیں تو آئندہ کے لئے میں نے کل بھی اتفاق کیا ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ مل بیٹھ کر آئندہ کے شیڈول طے کر لیں گے۔ شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ہمارا کسی سے comparison نہیں ہے اور ہم نے ریکارڈ لیجسلیشن کی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ پچھلے تین سالوں میں اس ہاؤس کی sittings پچاس سے اوپر نہیں ہوئیں۔ ایک سال میں 53 ہیں، ایک سال میں 49 ہیں اور ایک سال میں غالباً 51 کے قریب ہیں اور باقی جو 70 دن والی آئینی limit ہے اس کو ہم نے اس طرح سے پورا کیا کہ ہفتہ اور اتوار کو بھی شامل کر لیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مناسب عمل نہیں ہے کہ آپ 70 دنوں کی جو کم از کم limit ہے اس میں بھی چھٹیوں کو شامل کر کے پورا کریں۔ جہاں تک لیجسلیشن کا تعلق ہے تو آپ جو بھی لیجسلیشن لائیں گے جس سے عوام کو فائدہ ہو گا ہم اس میں

پہلے بھی تعاون کرتے ہیں اور اب بھی کریں گے۔ یہ جو 1122 ایمرجنسی کا بل ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک سروس ہے اور یہ 15 کی continuation ہے جو کہ میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں شروع ہوا تھا اس کا لوگوں کو بہت فائدہ ہوا تھا یہ بل بھی اسی کی continuation ہے اور میں وزیر قانون صاحب سے کہوں گا کہ اس 15 کا کریڈٹ آپ کو بھی جاتا ہے کیونکہ آپ نے اسی کو follow کیا اور اس کا آئیڈیا بھی وہی ہے۔ آپ اس نام سے کیوں گھبراتے ہیں؟ 15 جس کابینہ کی میٹنگ میں پاس ہوا اور اس کی منظوری دی گئی اس میں آپ بھی شامل تھے اس کا کریڈٹ آپ کو بھی جاتا ہے وہ علیحدہ بات ہے کہ آپ کو اس سے بڑی مشکل ہوتی ہے جیسا کہ کل لاء منسٹر صاحب پولیس مقابلوں کو defend کر رہے تھے جبکہ پچھلے دو سال یہ یہی کہتے رہے ہیں کہ اب یہ وہ دور نہیں ہے کہ جس میں پولیس مقابلے ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ ریکارڈ لیجسلیشن میں یہ بات بہر حال ہے کہ گورنر کی جگہ پر وزیر اعلیٰ کا نام شامل کر لینے سے اور four کی جگہ five کا نام شامل ہو جانے سے ریکارڈ لیجسلیشن نہیں ہوتی۔ ریکارڈ لیجسلیشن اسی طرح سے ہو سکتی ہے کہ آپ اس ہاؤس میں عوامی اہمیت کے معاملات کو discuss کریں۔ پچھلے پورے ایک سال سے لاء اینڈ آرڈر پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔ زراعت پر کوئی بحث نہیں ہوئی، تعلیم پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔ جتنے بھی اہم محکمے ہیں ان پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! رانا صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ ہاؤس کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ ماسوائے گزشتہ اجلاس کے ہم نے ہر اجلاس میں لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث کی ہے اور زراعت پر بھی ہم نے بعض اوقات بحث کی ہے اور ابھی پھر موجودہ اجلاس میں ہم نے کل آپ کے ساتھ commit کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث ضرور ہو گی۔ اس لئے اگر ایک issue ختم ہو گیا ہے تو اس پر بحث نہیں کرنی چاہئے اس میں وقت آپ کا ضائع ہو رہا ہے۔ ساڑھے بارہ بجے تک اجلاس کا وقت ہے اگر آپ اپنے issue کو take up کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کریں۔ آپ نے اگر بحث کا آغاز ادھر سے کروانا ہے تو ادھر سے کروا لیں۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ میں غلط بیانی کر رہا ہوں۔ یہ پارلیمانی سال 25۔ نومبر سے شروع ہوا ہے اور آج تک آدھا گزر چکا ہے۔ اس پورے پارلیمانی سال میں مجھے ایک دن دکھا دیں کہ انہوں نے لاء اینڈ آرڈر، زراعت یا تعلیم پر بحث کی ہو اور اس

pre-budget کے بعد انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس سال کا شیڈول دیں گے اور اجلاس ہوگا اس میں ہم پورے ہاؤس کو اس بات کی دعوت دیں گے کہ وہ بجٹ سے متعلق اپنی تجاویز دیں اور ان کو ہم بجٹ میں شامل کریں گے۔ اب ہوا یہ ہے کہ انہوں نے جب اجلاس کا وقت رکھا میری ان سے بات ہوئی تو پتا چلا کہ بش صاحب آ گئے ہیں اس لئے اجلاس نہیں ہوگا۔ فلاں کا دورہ آ گیا اجلاس نہیں ہوگا، محرم آ گیا اجلاس نہیں ہوگا یعنی ان کو تو کوئی نہ کوئی بہانہ چاہئے کہ اجلاس کو ختم کرنا ہے۔ اس طرح سے اس پارلیمانی سال میں اب تک صرف 17 دن اجلاس ہوا ہے اور اس میں بھی تقریباً پانچ چھٹیاں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس رویہ کو انہیں درست کرنا چاہئے اور on the floor of the House انہیں چاہئے کہ اس دفعہ باقی پارلیمانی سال کا شیڈول دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ آج جو بل متفقہ طور پر پاس ہوا ہے اس میں جہاں پر ٹریژری بنچز نے یہ بل پیش کیا ہے وہاں آپ نے بھی تعاون کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکثر اوقات اس ہاؤس نے متفقہ طور پر بل پیش کئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا ماحول ہے اور اس کا کریڈٹ سارے ہاؤس کو جاتا ہے۔ آپ کی جو مثبت تجاویز ہیں ان پر عمل ہوگا اور ہونا بھی چاہئے۔ میں سمجھوں گا کہ اس پر ضرور عمل ہوگا۔ ہمیں اس ہاؤس میں جو ماحول ملا ہوا ہے وہ مثبت ماحول ہے۔ اس مثبت رویہ سے ہم پنجاب کے عوام کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر تضاد اور جھگڑے پیدا کریں گے تو اس سے ہم کوئی خدمت نہیں کر سکتے۔ جو ماحول آپ نے پیش کیا ہوا ہے اس کے لئے میں آپ سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ the credit goes to the entire House ان الفاظ کے بعد میں اس بحث کو take up کروں گا کہ جس کا فیصلہ ابھی ہم نے کیا ہے کہ فیصل آباد کے پانی کے issue کے حوالے سے بات کی جائے۔ میں رانا صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بحث کا آغاز کریں۔

عام بحث

فیصل آباد میں پینے کے پانی میں گندے پانی کی آمیزش سے متعلقہ تحاریک التوائے کار پر بحث

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! گزشتہ دنوں فیصل آباد میں جو سانحہ ہوا ہے جس میں سیوریج کا پانی پینے کے پانی کے پائپوں میں شامل ہوا اور اس کے نتیجے میں فیصل آباد کا ایک بہت بڑا علاقہ ہے جس

کی تقریباً کوئی دس پندرہ لاکھ کی آبادی ہے وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ متاثر ہوئے اور اس میں ہلاکتیں روزانہ ہو رہی ہیں۔ابھی پرسوں کی خبر ہے کہ ایک اور مریض ہلاک ہو گیا۔متعدد لوگ اس کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔اس پر باقی دوست بھی بات کریں گے میں مختصراً عرض کروں گا کہ واسا کا جو سیوریج کا نظام ہے اس میں پانی کے پائپ لائنز کے آپریشنل سسٹم میں نقص آنے کی وجہ سے یہ ساری صورتحال سامنے آئی۔یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ ایسا کیوں ہوا کہ ان پائپوں کی آپریشنل کنڈیشن اتنی بری تھی کہ جس کی وجہ سے یہ سانحہ پیش آیا۔میں محترم وزیر ہاؤسنگ سے on the floor of the House پورے دعوے سے یہ بات کہتا ہوں کہ جب سے یہ devolution plan آیا ہے۔ہم نے تو پہلے بھی کئی بار کہا کہ یہ devolution plan لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے نافذ نہیں کیا گیا۔ایک ریٹائرڈ جنرل کی ڈیوٹی اس لئے لگائی گئی تھی کہ وہ ایک ایسا سسٹم introduce کرے جو پوری قوم کو confuse کر دے۔کسی کو یہ خبر ہی نہ ہو کہ اس کا اختیار کیا ہے، کس نے کیا کرنا ہے اور کس کی کیا ذمہ داری ہے؟اوپر جنرل صاحب بیٹھے رہیں نیچے کنفیوز قوم ہو، کسی کو کچھ پتا نہ چلے اور وہ آرام سے اپنا اقتدار چلاتے رہیں۔پچھلے چار سال سے جب سے یہ devolution plan آیا ہے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ واسا کا سارا سسٹم ضلعی حکومتوں کے پاس چلا گیا ہے اب ان کے پاس ماسوائے پالیسی لائن دینے کے اور کوئی کام نہیں ہے۔پچھلے چار سال سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ، تحصیل گورنمنٹ یا ٹاؤن گورنمنٹ نے ایک پائی بھی واسا کو Operational maintenance اور اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے نہیں دی۔آپ دیکھیں کہ فیصل آباد اتنا بڑا شہر ہے کہ جس کی کم از کم پچیس تیس لاکھ کی آبادی ہے اور اس شہر میں واسا کا پینے کا پانی اور سیوریج کا سسٹم ہے اب اس کو اگر تین چار سال سے operational expenses بھی نہ دیں تو پھر اس کے بعد ایسا سانحہ نہیں ہو گا تو پھر کیا ہو گا؟

جناب سپیکر!اب وزیر اعلیٰ صاحب نے وہاں تشریف لے جا کر فرمایا کہ یہ 40سال سے پائپ پڑے تھے اور اب ہم پہلی بار کیونکہ یہ ہر کام پہلی بار کرتے ہیں اور اس کے بعد یہ تاریخ ساز کرتے ہیں تو انہوں نے وہاں پر 22کروڑ کی امداد کا اعلان کیا ہے جبکہ 22کروڑ روپے فیصل آباد کے شہریوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے بالکل ہی ناکافی ہیں۔اس سے تو پورے شہر کے پائپوں کی replacement بھی نہیں ہو سکتی۔اب اگر صرف اس particular area میں یہ پائپوں کو تبدیل کر دیں گے تو باقی علاقوں سرسید ٹاؤن، ناظم آباد، خالد آباد، سمن آباد، نشاط آباد اور

دیگر علاقوں میں بھی پینے کے پانی کے پائپوں کی یہی صورتحال ہے اور وہاں پر سیوریج سسٹم کا پانی لوگوں کے گھروں میں بھر رہا ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ایک تو میری یہ گزارش ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس وقت 87 کروڑ روپے کی deficit میں ہے۔انہوں نے پہلے ہی خرچ کیا ہوا ہے۔اب جنرل مشرف وہاں پر گئے تو انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اس deficit کو پورا کریں گے لیکن اب تک وہ رقم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو نہیں ملی۔ٹاؤنز کے پاس ڈویلپمنٹ کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں تو جو پیسا ان کو یہاں سے جانا ہے کم از کم فیصل آباد میں سیوریج کے سسٹم کو develop کرنے کے لئے اور پینے کے پانی کے پائپوں کی تبدیلی کے لئے جتنا فنڈ درکار ہے تو میرا یہ مطالبہ ہے کہ پنجاب حکومت اسے فوری طور پر مہیا کرے۔یہ صرف 22 کروڑ روپے دینے سے اور یہ سمجھنے سے کہ اس particular علاقے میں اس سے بہتری آ جائے گی اور دوسرے علاقے اب اس صورت میں رہیں کہ وہاں پر بھی اس قسم کا سانحہ ہو، وہاں پر بھی لوگ مریں تو پھر جا کر اس سسٹم کو improve کیا جا سکے۔ہمارا ایک تو یہ مطالبہ ہے کہ اس کے لئے جتنے بھی فنڈز درکار ہیں، یہ اس سال بلٹ پروف گاڑیاں نہ خریدیں، نئی گاڑیاں نہ خریدیں اور لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے جتنے فنڈز فیصل آباد کو چاہئے وہ سارے فنڈز اس سال مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں واسا کی mismanagement سے متعلق ایک انتہائی اہم معاملہ وزیر موصوف کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ واسا کا ہیڈ ایم ڈی ہوتا ہے اور اس کے نیچے آپریشنل اتھارٹی ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کے پاس ہے یعنی واسا کے ایم ڈی نے جا کے معاملات کو مانیٹر کرنا ہے اور آپریشنل اتھارٹی ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کے پاس تو صورتحال یہ ہے کہ وہ ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹرز وہاں پر پچیس پچیس سال سے بیٹھے ہیں۔یعنی ایک ہی آدمی پچیس سال سے ایک ہی سیٹ پر بیٹھا ہے وہ ڈائریکٹر آپریشنل ہے، وہ ڈائریکٹر کنسٹرکشن ہے یا کسی کا اور کام ہے۔وہ آدمی وہاں پر پچیس سال سے بیٹھا ہے اور اس کا نیچے سیوریج مین تک ڈیلی ویجز پر رکھے ہوئے لوگوں اور ٹھیکیداروں تک نیٹ قائم ہے اور وہ ایک مافیا بنا ہوا ہے۔اب ان کے اوپر ایم ڈی جاتا ہے تو اس کا tenure زیادہ سے زیادہ چھ ماہ یا ایک سال ہوتا ہے تو اس عرصہ کے دوران وہ اس کو obey ہی نہیں کرتے۔اس کو بالکل ہی اہمیت نہیں دیتے کیونکہ انہیں پتا ہے کہ ہم تو یہاں پر بیس سال سے بیٹھے ہیں اور یہ بندہ آیا ہے تو سال چھ ماہ بعد چلا جائے گا اور بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اگر آپ ایم ڈی کو فون کر کے یہ کہیں کہ جناب فلاں علاقے میں یہ مسئلہ ہے تو وہ نیچے اپنے عملہ کو کہتا ہے تو وہ response

ہی نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ پچھلی گورنمنٹ میں لاء منسٹر صاحب کے علم میں ہوگا اور انہیں یاد ہوگا کہ اس وقت بھی یہ معاملہ پیش آیا تھا کہ اس mismanagement کو کس طرح سے حل کیا جائے تو میری یہ تجویز ہے کہ تمام ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ایک سروس create کی جائے اور ان پوسٹوں کو بھی transferable بنایا جائے کیونکہ اتنا لمبا عرصہ وہاں پر جب یہ لوگ بیٹھ جاتے ہیں تو ایک مافیا کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور اس وجہ سے پھر وہ response نہیں کرتے اور یہ کوئی حل نہیں ہے کہ آج اگر اتنا بڑا سانحہ ہوا اور اس پر آپ دو تین یا چار آدمیوں کو جو اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور اوور سیئر level کو suspend کر دیں اور اس کے بعد آپ سمجھیں کہ کارکردگی بہتر ہو جائے گی۔ کارکردگی اسی وقت بہتر ہو گی جب آپ اس کا کوئی سروس سٹرکچر بنائیں گے اور اس سٹرکچر کے مطابق لوگ کام کریں اور معاملات حل ہوں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ وہاں پر ہلاک ہونے والوں کو میرا خیال ہے کہ ایک لاکھ روپے معاوضہ دیا گیا ہے اور غالباً کوئی بیس پچیس کے قریب ہلاکتیں ہوئی ہیں لیکن متاثر ہونے والوں کی امداد نہیں کی گئی تو یہ بھی ہمارا مطالبہ ہے کہ اس سانحہ میں جو لوگ متاثر ہوئے ہیں اور انہوں نے خود سے اپنا علاج کروایا ہے کیونکہ وہاں پر حکومت علاج کی کوئی سہولت مہیا نہ کر سکی اور حالت یہ رہی ہے کہ پہلے چار پانچ دن تو وہاں پر مقامی لوگوں اور این جی اوز وغیرہ نے جا کر کام کیا اور سیاسی جماعتوں نے وہاں پر جا کر کام کیا اور تین چار دن تک حکومت کی طرف سے کوئی کسی قسم کی امداد وہاں پر نہیں پہنچ سکی اور لوگ کھلے میدانوں میں پڑے رہے اور drips باہر درختوں سے لٹکا کر مریضوں کو لگائی جاتی رہیں تو اس صورتحال میں کوئی چار پانچ دن بعد چودھری ظہیر الدین صاحب اور پھر باقی منسٹرز نے فوٹو سیشن کروائے لیکن اس وقت تک کافی سارے متاثرہ لوگ گھروں کو جا چکے تھے تو میری ایک گزارش یہ ہے کہ متاثرین کو بھی چلیئے لاکھ نہیں تو 10/15 ہزار کے حساب سے ان کی مدد ہونی چاہئے کیونکہ اس سے زیادہ پیسا تو میرا خیال ہے کہ انہوں نے فوٹو سیشن پر خرچ کیا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں آپ کو یاد دہانی کراؤں گا کہ during Business Advisory Committee اس بات پر اتفاق ہوا تھا کہ وہاں پر واسا کو فنڈز کی فراہمی، وہاں پر mismanagement جس کی میں نے نشاندہی بھی کی تو ان تمام معاملات کا احاطہ کرنے کے لئے اور اس کو probe کرنے کے لئے اگر اس میں کسی کی کوئی آپریشنل غفلت ہے تو تب بھی اور اگر اس

میں کوئی ایسے معاملات ہیں جو وہاں پر مقامی سطح پر نہیں بلکہ صوبے کی سطح پر حل ہونے والے ہیں تو اس jurisdiction کے ساتھ اس ہاؤس کی پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے اور میری یہ بھی تجویز ہے کہ فیصل آباد شہر سے تعلق رکھنے والے کیونکہ یہ مسئلہ پورے شہر میں ہے، یہ صرف ایک علاقے میں ٹھیک ہے ہلاکتیں ہوئی ہیں لیکن یہ معاملہ کسی اور علاقے میں بھی ہو سکتا ہے تو ان ممبران کو جن کا فیصل آباد شہر سے تعلق ہے تو اس کمیٹی کا انہیں ممبر رکھا جائے اور اس کو کم از کم ہاؤسنگ منسٹر head کریں تاکہ وہ کمیٹی جو سفارشات approve کرے تو ان پر عمل درآمد بھی ہو سکے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ اعجاز احمد!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج جو تحریک التواء یہاں پر پیش کی گئی اور اس کے علاوہ فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے دیگر معزز ممبران کی جانب سے یہاں پر پیش کی جانے والی تحاریک التوائے کار کو take up کیا جا رہا ہے تو اس سلسلے میں رانا ثناء اللہ خان صاحب نے کافی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ فیصل آباد کے اندر affected areas میں particularly ملک نواز صاحب کا حلقہ 71 اور میرا حلقہ 72، غلام محمد آباد کا ایریا زیادہ affect ہوا ہے اور جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں جب مریضوں کو لایا گیا تو اس وقت عالم یہ تھا کہ وہاں پر چالیس پینتالیس مریضوں کو داخل کرنے کی capacity ہے اور جب وہاں پر سینکڑوں لوگ آئے تو زلزلہ زدگان کی حالت سے بھی بری حالت فیصل آباد میں گیسٹرو ٹربل کے مریضوں کی تھی۔

جناب سپیکر! اب ہم نے فیصل آباد کے حوالے سے یا پنجاب کے حوالے سے اور ان علاقوں کے حوالے سے جہاں پینے کے پانی کی سہولیات میسر نہیں ہیں، اسمبلی floor پر بارہا اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا اور مجھے یاد ہے آپ اسمبلی ریکارڈ ملاحظہ فرمائیں کہ پچھلے سال اپریل کے مہینے میں یہاں پر اس معاملے پر بھرپور discussion ہوئی اور ہم نے یہاں پر یہ بات رکھی کہ فیصل آباد جو کہ پاکستان کا مانچسٹر ہے اور ریونیو دینے میں پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے اور ٹیکسٹائل انڈسٹری سے لے کر چھوٹے تاجر تک فیصل آباد کے عوام پاکستان کی معیشت میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے نمائندوں نے یہاں پر واویلا کیا، چیخ و پکار کی کہ خدا کے واسطے فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس سی اور بی کی basic reason وہاں پر drinkable water دستیاب نہیں ہے حکومت پنجاب اس پر کوئی کارروائی کرے اور لوگوں کو facilitate کرے۔ عالم یہ ہے کہ فیصل آباد میں دودھ سستا ہے اور پانی مہنگا ہے کیا یہ سٹیٹ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو صاف پانی مہیا

کرے، کیا سٹیٹ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ لوگوں کو مفت ادویات فراہم کرے، کیا یہ سٹیٹ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ پانی جو ایک natural resource ہے یہ حکومت نے کہیں انڈیا یا انگلینڈ سے نہیں منگوانا ہے ہم چیختے رہے ہیں کہ پانی کو درست کرلیں، واسا کے نظام کو درست کرلیں لیکن وہی ہوا ہم نے تحقیقات کی ہیں اور جو ڈسٹرکٹ level پر تحقیقات سامنے آئی ہیں کہ ایک Director Water Resource چودھری مجید صاحب ہیں انہوں نے ایک پلان تشکیل دیا without any intimation to concerned Authority انہوں نے یہ کہا کہ چونکہ ضرورت پوری نہیں ہو رہی اس لئے پانی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں انہوں نے شہر کو east اور west میں تقسیم کیا اور east area میں انہوں نے چار روز پانی مہیا کیا اور west area کو بالکل block کر دیا اب پرانی پائپ لائنز بچھائے جانے کی وجہ سے جو وہاں پر چالیس سال پرانی پائپ لائنیں بچھی ہوئی ہیں اس کی وجہ سے ہوا یہ کہ انہوں نے اس معاملے کو mismanage کیا اور چاہئے تو یہ تھا کہ اگر انہوں نے east کو پانی سپلائی کرنا ہے تو west والوں کو جب انہوں نے واٹر سپلائی کرنا تھا تو انہیں چاہئے تھا کہ کم از کم وہاں proper intimation دیتے اس میں عوامی نمائندوں کو دعوت دی جاتی، اخبارات میں اشتہار دیا جاتا کہ اگر یہ پانی آپ پئیں گے جب پائپ لائن میں سیوج ہوگی تو اس سے پانی mix up ہوگا اور ایک خلا پیدا ہوگا اس کی وجہ سے جب وہ گندگی ملا پانی آپ کے گھروں میں آئے گا تو technically واسا والوں کو چاہئے تھا کہ یہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے اور اس کو باقاعدہ announce کرتے اور باقاعدہ مساجد میں اس کا اعلان کراتے لیکن ہوا یہ کہ جب چار روز بعد وہاں پر پانی چھوڑا گیا تو اس پانی کے گندہ ہونے کی وجہ سے اور سیوج کی وجہ سے اور آلودہ پانی mix ہونے کی وجہ سے جب وہ گھروں کو پہنچا تو آپ محسوس کریں یہاں پر ہماری مائیں بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں یہ محسوس کریں اس ماں کا دکھ کہ جس کا بچہ، میرے حلقے میں ایک بچہ آکاش تھا وہ چھ بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اور اس کی عمر صرف ڈیڑھ سال تھی جب اس بچے نے پانی پیا تو وہ جاں بحق ہو گیا اور اس کی بہنیں اور ماں بے پردہ حالت میں گلیوں میں بین کر رہی تھیں۔ وہاں پر 17 کے قریب ہلاکتیں ہو چکی ہیں میں نے کل EDO ہیلتھ کا دستخط شدہ ڈیلی رپورٹ کا پیپر جب منگوایا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ جو still admitted persons کی تعداد ہے وہ صرف 16 ہے جبکہ ابھی بھی۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرپرسن محترمہ شاہینہ اسد ایم پی اے

کُرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

میں محترمہ شاہینہ اسد کو چیئر پر بیٹھنے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کو welcome کرتا ہوں۔

محترمہ چیئر پرسن: بہت شکریہ

شیخ اعجاز احمد: محترمہ چیئر پرسن! وہاں ہوا یہ کہ جو بچے مارے گئے اور واسا کی غفلت کی وجہ سے جو نقصان ہوا تو اگلا عالم یہ تھا کہ چار روز تک کوئی rescue operation وہاں پر نہیں کیا گیا، ہم نے خود وہاں پر جا کر بچوں کو گھروں سے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا۔ ملک نواز صاحب کے بھائی وہاں پر جناح ٹاؤن سے ٹاؤن ناظم ہیں انہوں نے اور ان کی پوری ٹیم نے وہاں پر کام کیا اور چار روز کے بعد وہاں پر گورنمنٹ آپریشنل ہوئی اور میں آپ کی وساطت سے یہاں پر یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ پانچ روز تک جناب وزیر ہاؤسنگ یہ on record بات ہے کہ پانچ روز تک ہمیں وہاں پر حکومت نام کی کوئی چیز نظر نہیں آئی اور وہاں پر کوئی حکومتی ذمہ دار وزیر نہیں پہنچا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کو جب یہ پتا چلا کہ وہاں پر ابھی تک ہمارا کوئی صوبائی وزیر اور متعلقہ فرد نہیں پہنچا تو پھر وہ ایک ہفتہ بعد وہاں پر گئے پھر وہاں پر وصی ظفر صاحب رات کو پینٹ کوٹ پہن کر آ رہے ہیں، پھر کوئی منسٹر صاحب آ رہے ہیں اور ساتھ کیمرہ مینوں کی ٹیم ہے۔ اموات ہوئیں لوگوں کی اور ماؤں کی گودیں چھن گئیں، بچے مر گئے اور ہمارے وزراء وہاں صرف فوٹو سیشن تک محدود رہے۔

محترمہ چیئر پرسن! گزارش یہ ہے کہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب 25 کروڑ روپے announce کر کے آئے ہیں ہم اس کو appreciate کرتے ہیں لیکن جیسے میرے فاضل ممبر نے مجھ سے پہلے بات کی کہ فیصل آباد میں جو پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے اور ریونیو کے اعتبار سے دوسرا بڑا شہر ہے وہاں پر اس ادارے پر آپ کا بھرپور فوکس ہونا چاہئے اور جو اتنی زیادہ اموات ہوئی ہیں اور چالیس پچاس ہزار کے قریب وہاں پر افراد متاثر ہوئے ہیں اتنے بڑے سانحے کے بعد ان کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ وہاں جن کے بچے مرے ہیں ان کو ایک ایک لاکھ روپیہ دیا گیا، میرا مطالبہ یہ ہے کہ اس رقم کو enhance کیا جائے وہ انتہائی غریب لوگ تھے ان کے معاوضے میں اضافہ کیا جائے اور جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کو بھی امداد دی جائے اور واسا کے ذمہ داران کا تعین کیا جائے کہ جب ان کو یہ پتا تھا کہ اتنی پرانی پائپ لائنیں پڑی ہیں اور چار روز سے ہم نے پانی روک کر رکھا ہوا ہے جب ہم پانی کو چھوڑیں گے تو اس سے ہلاکتوں کا خدشہ ہو سکتا ہے تو اس ذمہ داری کا تعین کرنے کے لئے چونکہ یہ براہ راست purview حکومت پنجاب کا بنتا ہے جیسا کہ رانا صاحب نے devolution

plan کے بارے میں بات کی تو وزیر ہاؤسنگ جو اس ہاؤس میں کمیٹی بنے وہ اس کی صدارت کریں اور اس کمیٹی کو وہاں بھیجا جائے جو وہاں جا کر ذمہ داروں کا تعین کرے۔ محض ایم ڈی واسا یا واسا ڈیپارٹمنٹ کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانا بھی میں سمجھتا ہوں کہ درست نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم root causes پر اپنا فوکس کریں اور جو بچے مرے ہیں وہ کسی غیر کے نہیں بلکہ ہمارے اپنے بچے ہیں اور فیصل آباد کے عوام صوبہ پنجاب کے اس اعلیٰ ایوان پر اپنی نظریں جمائے بیٹھے ہیں کہ ان بچوں کی ہلاکتوں کی ذمہ دار حکومت پنجاب ہے اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس غفلت کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے اور فیصل آباد میں کوئی کام نہیں کر رہے ہیں۔ جب اس کمیٹی کو وہاں بھیجا جائے گا تو ذمہ داروں کا تعین کیا جائے گا اور ہم on the floor of the House اس بات کا صوبہ پنجاب کی عوام سے اور بالخصوص فیصل آباد کی عوام سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ اس کمیٹی کی روشنی میں یہ matter investigate کر کے ذمہ داروں کو سزا دی جائے گی۔ بہت شکریہ

محترمہ چیئر پرسن: جی، ڈاکٹر اسد معظم!

ڈاکٹر اسد معظم: محترمہ چیئر پرسن! آج جس مسئلے پر ہم لوگ بحث کر رہے ہیں۔

محترمہ چیئر پرسن: دس منٹ کے لئے ٹائم میں توسیع کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جس مسئلے پر آج ہم بحث کر رہے ہیں وہ ایک ایسا disaster تھا جو کہ مئی کے دوسرے ہفتے فیصل آباد میں شروع ہوا اور یہ تیسرے اور چوتھے ہفتے prolong ہوا۔ مجھ سے پہلے دوستوں نے واضح کیا کہ وہاں پر کیا حالات اور مشکلات متاثرین کو پیش آئیں مگر میں کچھ ground realities پر بات کرنا چاہوں گا، operational mismanagement پر بات کرنا چاہوں گا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ واسا کے account میں جاتی ہے۔ سب سے پہلے میں آپ کی توسط سے ایوان میں ایک رپورٹ پیش کرنا چاہوں گا جو کہ NIBGI کی ہے اور انہوں نے 19۔ مئی کو پانی کے ٹیسٹ کئے۔ اس رپورٹ کے مطابق چار سیمپل 19۔ مئی کو انہیں موصول ہوئے۔ میں ایوان کی توجہ چاہوں گا اور خاص طور پر چودھری ظہیر صاحب اور ڈاکٹر شفیق صاحب کی توجہ چاہوں گا کیونکہ ان کا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب اپنی میٹنگ سے فارغ ہو جائیں تو بات سن لیں۔ ڈاکٹر صاحب اگر اپنی مصروفیات سے فارغ ہو جائیں تو بات سن لیں۔ 19۔ مئی کو NIBGI کو samples receive ہوئے جو کہ واسا کے کسی آفیسر آفیشل نے وہاں

deliverکئے۔انsamplesکا جبanalysisکیا گیا، میں آپ کو تھوڑی سیbackground بتانا چاہوں گا کہ according to World Health Organization and Pakistan Standard and Quality Control Authority for Drinking Waterجو پینے کا پانی ہے اس میںtotal microbial countکوzeroہونا چاہئے، جسے وہCFUکہتے ہیں اور جو کلورین contents according to Pakistan standard should be lower than 0.005ppmہیں جبکہWorld Health Organizationکے مطابق It should be lower than 0.004ppmہے تو یہ جو19تاریخ کوNIBGIکو sample receive ہوا اس میںtotal microbial counts were zeroاس کا مطلب یہ ہوا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی بیکٹریا یا وائرس موجود نہیں تھا مگر اس sampleکو جب کلورینcontentsکے لئے ٹیسٹ کیا گیا تو chlorine contents have to be lower than .005ppm according to Pakistan water standards تو وہ1.77 ppmتھا۔اب میں یہاں یہelaborateکرتا چلوں کہ جوtoilet cleaningکےstandardsہیں ان میں جو ہوٹلوں میں ٹائلٹ کے لئے پانی استعمال ہوتا ہے تو اس میں 1ppmکلورین ہوتی ہے۔ Which can almost kill to all bacterias and even human beingsتو اس پانی کو اتناhighly chlorinateکر دیا گیا کہ اس میں1.77 ppm of chlorineموجود تھی۔اس کے بعدNIBGIنے یہاں کام کو نہیں روکا۔میں نے ان سےrequestکی کہ آپ کے اپنے نلکے میں جو پانی آ رہا ہے آپ اس کو بھی چیک کریں تو انھوں نے اس کے چارsamples testکئے۔ان چارsamplesکے مطابق اس میں جوtotal CFU microbial countتھا جوNIBGIنے اپنےpremisesسے واسا کے نلکے سے پانی کے samplesلئے تو اس میں جو total microbial countsتھے which were 1000 اس کا مطلب کیا ہوا کہ غلام محمد آباد کا جو reservoirہے، جہاں سے غلام محمد آباد میں پانیdeliverہو رہا ہے اس کوchlorinateکر دیا گیا اورhighly chlorinateکر دیا گیا۔Which was again poisonousاور on the contraryجو باقی کا شہر تھا وہاں جو واسا کے نلکوں میں پانی آ رہا تھا اس کوchlorinateنہیں کیا گیا اور اسی وجہ سے اس میں وہ بیکٹیریا اورmicro organismsموجود تھے۔انھوں نے یہ چارsamplesلئے اور ان کا تجزیہ کیا تو چاروں میں ہی1000کے قریبCFUپائے گئے۔اس

کے بعدNIBGIنے خود غلام محمد آباد سے چارsamples collectکئے جن کے انھوں نے پتے بھی دیئے ہیں۔ان چارsamplesکے مطابق23تاریخ کو جوsample collectہوا اس میں جو chlorine contentsتھے۔Which were 1.77 mili gram per litre.اس کے بعد25تاریخ کو جوsample collectہوا اس میںppm 1.05تھے۔ 29 تاریخ میں 98.ppmاور31تاریخ میںppm .88تھے جبکہcontrol sampleمیںppm .005 ہونا چاہئے۔میں یہاں آپ کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہinitiallyاگر آپ the trendدیکھیں کہ23تاریخ کو 1.77ہے اور31تاریخ کو.88ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابتدائی طور پر انھوں نے تمامvolves chlorineکے کھول دیئے اور پانی almost 2 part per millionپر چلا گیا جس کو.005 part per millionہونا چاہئے تھا اس سے دوبارہ فیصل آباد جیسے شہر میں ایک حادثہ جنم لے سکتا تھا۔آپ کو معلوم ہے کہ chlorine highly affect کرتی ہے جب وہbody کے اندرgastro intestinal trackہے اور یہاں جو بندے مرے تو they died of gastro-enteritis this chlorine could be one of the causes of gastro-enteritis or the micro orgnisms were initially present in the water دونوں صورتوں میں یہ بیماری جوprolongہوتی ہے after introduction of chlorine to waterتو ہو سکتا ہے کہ اس میں بھی جوcause ہے وہ negligenceہو کہ انھوں نے تمام voles without keeping in view بھی واسا کی any of international standardsکھول دیئے۔اس کے بعد واسا نے ایک قومی اخبار "ایکسپریس" کو ایکletterلکھا اس میں انھوں نے لکھا کہ ہم نے19 تاریخ کو samples delverکئے تھےand according to the reports of NIBGIوہ جو پانی ہے that was drinkable water and it was completely free of any microbial growthجس کو29تاریخ کوNIBGIنے ایکletterکے ذریعے کہا کہ واسا جوclaimکر رہا ہے وہ خبر غلط ہے میں اس میں یہ بات کہوں گا کہ یہ پاکستانی عوام کے ساتھmalafideہے،یہ دھوکا دہی ہے اور ان لوگوں کی فیملی سے چشم پوشی کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ اس پانی کو پی کر وفات پا گئے ہیں۔ان لوگوں کے خاندانوں کو اور پاکستانی قوم کو اسintentionکے ذریعے دھوکا دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ آپ خود ایک پریس ریلیز دے رہے ہیں اور پانی کو بالکلclearکہہ رہے ہیں کہ اس میں کسی طرح کی کوئیmicrobial growthنہیں اور وہ پانیdrinkable تھا

جبکہNIBGIاس کوdenyکر رہا ہے جس کے ریفرنس سے وہ جا رہے ہیں۔

میں یہاں یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ تو پانی میںproblemsآئے تھے جن کی وجہ سے ہلاکتیں ہوئیں۔اس کے علاوہ فیصل آباد میں پانی کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ شہر کے اندر ملیں موجود ہیں۔وہ ملیںground water useکرتی ہیں۔جہاںlevelآج سے دس سال پہلے دس فٹ پر تھا وہ آج تیس یا چالیس فٹ پر چلا گیا ہے اور بعض علاقوں میں ایک سو فٹ پر چلا گیا ہے۔آپ مجھے بتائیے کہ آج سے دس سال بعد فیصل آباد کےground levelکا کیا حال ہو گا، کیا وہ ایک صحرا میں تبدیل نہیں ہو گا؟ سب سے پہلے ہمیںrestrictionsرکھنی چاہئیں کہ کوئی بھی مل کتناground water extractکر سکتی ہے۔وہاں پر ٹیکسٹائل ملیں ہیں، وہاں پر بلیچنگ ہوتی ہے جس میںdetergents useہوتے ہیں، جن میں سوڈیم ہائیڈرو آکسائیڈ جسے آپ کاسٹک کہتے ہیں وہuseہوتا ہے، جس میں کرو موسولfinishingمیںuseہوتے ہیں۔یہ ہڈیوں کے کیلشیم کوdisolveکر دیتا ہے۔آپ کے علم میں ہو گا کہ قصور میں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کہ وہاں جو مریض ہیں ان کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں تو اس پانی کو جب نکالا جاتا ہے تو اس کوcontaminateکر کے نالوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔رانا صاحب اور ڈاکٹر صاحب مجھے secondکریں گے کہ نشاط آباد کے علاقے میں پچھلے دو سال سے وہاں تقریباً چار چار فٹ پانی کھڑا رہا ہے اور وہ ملوں کا پانی تھا جو کہwith all sort of chemicals contaminated تھا۔میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں نہ صرف پانی کی ترسیل کو دیکھنا ہے بلکہ ہمیں سیوریج کے نظام کو بھی کنٹرول کرنا ہے کہ یہ جوcontaminatedپانی ہے اس کو ہم properly dispose ofکر سکیں اور یہ ہمارے پینے کے پانی میںmixنہ ہو سکے اس کے لئے ایک تو process of chlorinationہے۔دوسراsedimentationہے۔وہاں پر فیصل آباد کی حدود میںunfortunatelyتقریباً350ٹیکسٹائلprocessing unitsکام کر رہے ہیں اور وہاں پر ایک بھیWater Purification Unitنہیں ہے، Waste Water Treatment Unitنہیں ہے، جن لوگوں نے لگا رکھے ہیں وہ ان کو چلاتے نہیں ہیں کیونکہ اس کی costآتی ہے۔پوری دنیا میںwaste water managementکا ایک سسٹم ہے جس کے تحت ہوتا یہ ہے کہ آپ کےaffluentکا جہاں سےout flowہو رہا ہے وہاں پر باقاعدہ میٹر لگائے جاتے ہیںBODs, CODs and chemical contentsکوcountکیا جاتا

ہے کہ آپ کے سیوریج میں، آپ کے waste water میں مل یا ادارہ کتنا پھینک رہا ہے مگر unfortunately ہمارے وزیر ماحولیات نے یا ہماری منسٹری نے ابھی تک اس پر کوئی کام نہیں کیا اور کسی بھی جگہ پر کوئی بھی میٹر affluent پر installed نہیں ہے۔ یہ ایک exercise ہے جس میں تین چار منسٹریوں کو مل کر اسے کنٹرول کرنا پڑے گا اور کرنا چاہئے، نہیں تو اس سے کوئی بڑا حادثہ مستقبل قریب میں خدانخواستہ نہ ہو جائے۔ بہت بہت شکریہ

محترمہ چیئر پرسن: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ اب اجلاس مورخہ 12۔ جون 2006 بروز سوموار، سہ پہر تین بجے منعقد ہو گا۔